http://www.geocities.com/kozzab-skinder/

نوائے صوفیہ

نمبر ۲۷ قیمت پندرہ روپے اکتوبر ۲۰۰۲ء

ہے مگر اس نقش کو عیشِ بقائے دوام
جس کو کیا ہو کسی مردِ خدا نے تمام



"خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ" تھگسے (بلتستان)

یہ خانقاہ علاقہ تھگسے کے عین وسط میں بیار گھور کے جنوب میں دریائے تھگسے اور نالہ تخری کے سنگم پر واقع ہے

قارئین کرام!

☆ بلاشبہ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ نوائے صوفیہ سلسلہ صوفیہ نوربخشیہ کا حقیقی ترجمان ہے اور ہمیں اس بات کا بھی احساس ہے کہ معزز قارئین ہر ماہ شدت سے اس کے منتظر رہتے ہیں۔

☆ آپ کا یہ محبوب جریدہ اس وقت اشاعتی تعطل کا شکار ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں گلے شکوے بھی سننے کو مل رہے ہیں۔ یقیناً یہ اس بات کی غمازی ہے کہ آپ کو اس رسالہ سے والہانہ عقیدت ہے۔

☆ اشاعتی تسلسل کو برقرار رکھنے کے لئے مالی تعاون کی ضرورت ہے اگر مخلص قارئین کا تعاون جاری رہا تو اراکین نوائے صوفیہ بھی تندہی اور جانفشانی کے ساتھ اشاعت دین حق کا نیک مشن جاری وساری رکھ سکیں گے۔

☆ اس سلسلے میں گذارش یہی ہے کہ ہر ایک نوربخشی اس رسالے کو خرید کر پڑھیں تاکہ ادارہ مالی مشکلات سے نکل سکے۔

☆ رسالے کا واجب الادا چندہ اولین فرصت میں ارسال کیا کریں۔

☆ مستقل قارئین دوسرے بھائیوں کو بھی اس کار خیر میں حصہ لینے کی دعوت دیں۔ اپنے حلقہ احباب میں نوائے صوفیہ کو متعارف کروائیے تاکہ اور لوگ بھی دینی معلومات سے مستفید ہوں اور رسالہ کی تشہیر کا باعث بنیں۔

☆ یہ آپ کا اپنا رسالہ ہے لہذا مزید بہتری کے لئے خطوط کے ذریعے اپنی آراء وتجاویز سے ادارہ کو مطلع کیا کریں آپ کی سنجیدہ اور پرخلوص تحریروں سے ہمارے حوصلوں کو جلا ملے گی اور ہماری خامیوں کی اصلاح ہوگی۔

ادارہ نوائے صوفیہ امید کرتا ہے کہ آپ سب اس اسلامی جریدے کے ساتھ تعاون جاری رکھ کر پوری دنیا میں احیائے تصوف اور اشاعت مسلک صوفیہ نوربخشیہ کے عملی مشن کو مزید تقویت بخشیں گے۔

والسلام علیکم.....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

شمارہ نمبر ۲۷ قیمت پندرہ روپے اکتوبر ۲۰۰۲ء

بانی: ڈاکٹر غازی محمد نعیم، مدیر: علامہ محمد بشیر، آرگنائزر غلام مہدی تصوفی، جی ایچ معروفی، لیاقت علی خان

خط و کتابت کا پتہ: 358-A سیکٹر نمبر G-6/1-1، اسلام آباد پاکستان

اکاؤنٹ نمبر UBL 17738 سیکرٹریٹ برانچ، اسلام آباد

☆ فہرست مضامین ☆

ایڈیٹر اینڈ پبلشر محمد بشیر نے انٹر گرافک پرنٹر آئی نائن فور اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ 358-A G-6/1-1 سے شائع کیا۔

Composed & Designed by : Mujahid Hussain Kawish

تفکر وتذکر

دو دائرے

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

ہم نے سابقہ شمارے میں عرض کیا تھا کہ ''خوشگوار اخروی زندگی کے حقدار بننے کیلئے ضروری ہے کہ ہر فرد نوربخشی فرد مخلص بن کر عملی زندگی اپنا تا رہے۔''

اخلاص کی اہمیت سے گریز کسی کے لئے بھی ممکن نہیں۔ اس کائنات میں ہر کام کی بجا آوری میں اگر اخلاص کار فرما ہے تو وہ کام بحسن وخوبی انجام پذیر ہوتا ہے۔ کارکن ہر حال میں کامران رہتا ہے۔ اس کی حسن کارکردگی کو ہر طرف سے سراہا جاتا ہے۔ اس کا وجود ہر کارکن کیلئے عمدگی کا نمونہ ثابت ہوتا ہے۔ اپنی برادری کے علاوہ ہر طبقہ کے ہاں اس کی عملی مساعی کو پذیرائی ملتی ہے۔ یہ تو دنیوی معاملات میں مخلصانہ کارگزاری پر ملنے والی داد تحسین ہے۔ دینی معاملات میں مخلصانہ انداز اپنانے والے کو رب العالمین کے ہاں پذیرائی ملتی ہے۔ رب العالمین کے ہاں جس کسی کی مخلصانہ کارکردگی کو پذیرائی ملے تو غم فردا سے بھی اس کو نجات ملتی ہے۔ یہ سب سے بڑی سعادتمندی ہوتی ہے۔ اس مقام کو جو بھی فرد بشر رسائی پالیتا ہے۔ وہ سب کیلئے قابل رشک انسان ٹھہرتا ہے۔

قرآنی تاکید:

اخلاص کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے رب العالمین نے قرآن مجید کی سورۂ زمر کے عین آغاز میں ارشاد فرمایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ تنزیل الکتب من اللہ العزیز الحکیم ہ انا انزلنا الیک الکتب بالحق فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین ہ الا للہ الدین الخالص ہ

غالب اور حکمت والے اللہ کی طرف سے کتاب (قرآن) کا اتارنا ثابت ہے۔ (اے نبیؐ) بے شک ہم نے تیری طرف کتاب (قرآن) کو ٹھیک ٹھیک اتارا ہے۔ پس آپؐ دین کو اللہ کیلئے خالص کر کے اللہ کی عبادت گزاری کر۔ خوب آگاہ رہے کہ صرف خالص دین ہی اللہ کیلئے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ میں اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ قرآن کریم چونکہ ایک زبردست غالب اور ذات قادر بے چوں کی طرف سے اتاری گئی کتاب ہے۔ اس کے کسی بھی حکم کے نفاذ کو کوئی چیلنج نہیں کرسکتا۔ اسی ذات وحدہ لاشریک کا حکم ہی چلے گا۔ وہ حکیم ذات ہے اس لئے اس کا ہر ہر حکم حکمت سے خالی نہیں۔ دنیا کی کوئی دوسری کتاب قرآن پاک کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ چنانچہ فرد مخلص بن کر خالص بندگی کا اپنانا ضروری ہے۔ رب العالمین نے واضح تنبیہ کی ہے کہ اس کے ہاں خالص بندگی ہی قابل قبول ہے اور خالص بندگی فرد مخلص سے ہی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اخلاص کو روح نماز قرار دیا گیا ہے۔ گویا اخلاص سے خالی نماز بے جان جسم کی مانند ہے۔

فقدان اخلاص کے سیاہ نتائج:

صوفیہ نوربخشیہ مکتبہ فکر میں غیر مخلص افراد کی جنم بوی نے اس پاک

مسلک کو دیمک کی طرح چاٹ چاٹ کے رکھ دیا ہے۔ حال ہی میں ''انجمن صوفیہ امامیہ نوربخشیہ سکردو'' نامی کسی کاغذی تنظیم نے ''حقائق نامہ وقرارداد حمایت'' کے نام سے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے۔ اسی پمفلٹ کے آخری صفحے پر غیر مخلص ٹولے کی طرف سے حکومت کو یقین دلاتے ہوئے کہتے ہیں کہ!

۱: علامہ شیخ سکندر حسین نوربخشی دنیا کی مسلمہ اور قابل احترام علمی ومذہبی شخصیت ہیں۔

۲: ان کی کتاب ''سیرۃ معصومین'' نوربخشی عقائد کی مکمل عکاسی کرتی ہے نیز اس گرانقدر کتاب میں کسی قسم کی غلط مواد شامل نہیں۔

۳: اس کتاب کے خلاف پروپیگنڈہ صرف بدنیتی اور ملت ومکتب نوربخشیہ کے خلاف نیز علاقے میں بدامنی پھیلانے کی سازش کا شاخسانہ ہے۔ ہم علامہ شیخ سکندر حسین اور ان کی کتاب کی مکمل تائید کرتے ہیں اور ان کے خلاف کسی قسم کی کاروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔

منجانب سیکریٹری نشرواشاعت انجمن صوفیہ امامیہ نوربخشیہ سکردو

قارئین کرام!

دیکھا آپ نے کہ اس غیر مخلص ٹولے نے علمی دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی ناکام سعی کی ہے۔ ٹھیک ہے کہ شیخ سکندر حسین جب نوربخشی نقاب اوڑھے ہوئے تھے تو ان کی حقیقت لوگوں سے پوشیدہ تھی اور وہ ایک قابل احترام علمی شخصیت کے طور پر پہچانے جاتے تھے۔ لیکن جب انہوں نے اپنے چہرے سے نوربخشی نقاب کو اتار پھینکا تو وہ بے نقاب ہوگئے۔ ان کی پہلی جیسی حیثیت اب نہ رہی اور ان کا غیر نوربخشی ہونا ان کی کتاب مذکور کی اشاعت سے اظہر من الشمس ہوا۔ غیر مخلص ٹولے کا یہ کہنا کہ ''ان کی کتاب نوربخشی عقائد کی مکمل عکاسی کرتی ہے'' ظلمت شب وسحر کی روشنی قرار دینے کے مترادف ہے۔ یہ بات احمقوں کی جنت میں بسیرا کرنے والے اس غیر مخلص ٹولے کو ہی زیب دیتی ہے۔ اس کتاب کے مندرجات میں غیر نوربخشی عقائد کی بھرمار ہے۔ کتاب مذکور کے بارے میں منفی تبصرہ کسی قسم کی بدنیتی پر مبنی نہیں ہے بلکہ ذمہ دار اہل صوفیہ نوربخشیہ نے اپنی بدنامی سے بچنے کیلئے شیخ سکندر کے خلاف ضروری معنوی کاروائی عمل میں لائی ہے۔ علاقے میں بدامنی پھیلانے کی سازش خود کتاب مذکور کی اشاعت ہے۔ غیر مخلص ٹولہ کتاب مذکور کی تائید کا وظیفہ بھی پڑھتے رہیں۔ جب کسی گندم نما جوفروش کا سربستہ راز کھل جاتا ہے تو اس کے کئے کی سزا کے طور پر قدرت کی طرف سے بھی بے حد رسوائیاں اس کو دامن گیر ہوجاتی ہیں۔ یہ صورت حال فقدان اخلاص کے سیاہ نتائج کی نشاندہی کرتی ہے۔ میں کئی بار بیدار مغز فرزندان ملت کی توجہ اس حقیقت کی جانب مبذول کراچکا ہوں کہ ہمارے مذہب کے نام کے ساتھ ''امامیہ'' کی پیوندکاری پر زور دینا اور حالیہ دنوں میں کتاب ''سیرۃ معصومین'' کی اشاعت، دونوں کے دونوں غیر مخلص عناصر کے تیار کردہ ایک پرانے مذہبی ماسٹر پلان کے حصے ہیں۔

مخلص نوربخشیو! ہوش میں آنے اور گذشتہ تجربات سے سبق سیکھنے کی ضرورت ہے۔

> سب اپنے بنائے ہوئے زندان میں ہیں محبوس
> خاور کے ثوابت ہوں کہ افرنگ کے سیار
> پیران کلیسا ہوں کہ شیخان حرم ہوں
> نے جدت گفتار ہے، نے جدت کردار
> ہیں اہل سیاست کے وہی کہنہ خم و پیچ
> شاعر اسی افلاس تخیل میں گرفتار

☆ فقہ ☆

مجموعہ شریعت محمدیہ

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

ومنها الترتيب فی الارکان المذکورة،

ترجمہ: نماز کے واجب احکام میں سے ایک واجب حکم نماز کے ارکان میں ترتیب کا لحاظ رکھنا ہے۔

وضاحت: واجبات نماز کی فہرست میں ترتیب نامی واجب حکم کو سب سے آخر میں رکھا گیا ہے۔ کیونکہ نفس ترتیب بجائے خود کوئی محسوس چیز نہیں ہے بلکہ وہ یکے بعد دیگرے بجا لائے جانے والے واجب احکام کی ہیئت کذائی کو کسی بھی خلل کے بغیر باقی رکھنے کی تاکید کا نام ہے۔ واجبات کی بجا آوری اپنے اپنے سیریل نمبر کے مطابق کی جاتی ہے۔ اگر کوئی نمازگزار واجبات نماز کی بجا آوری کرتے وقت کسی واجب حکم کے اصل سیریل نمبر کو متاثر کرنے کی کاروائی کر بیٹھے یعنی واجبات کی بجا آوری میں تقدیم وتاخیر کی صورت پیدا کرے تو دیکھا جائے گا کہ یہ صورت سہواً پیدا ہوئی ہے یا عمداً۔ اگر یہ صورت سہواً پیدا ہوگئی ہو تو نمازگزار کے ذمے پر سہو کے دو سجدے عائد ہونگے۔ اگر یہ صورت عمداً پیدا کر دی گئی ہو تو اس سے اس کی نماز بطلان سے ہمکنار ہو جائیگی۔ جب نماز کالعدم ٹھہری تو اس کے ذمے اسی باطل شدہ نماز کی دوبارہ ادائیگی واجب ہو جائے گی۔ چنانچہ نماز کے مبطلات میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ گویا خلاصہ کلام یہ ہوا کہ احرام نماز سے لے کر سلام پھیرنے تک جملہ واجب ارکان کو اپنی اپنی سیریل نمبر والی باری کے مطابق بجالانا نمازگزار کے لئے واجب اور ضروری ہے۔ یہی ترتیب کا شرعی تقاضا ہے۔

وسنته التكرار وفی الجماعة اكد والترتيب فی تقديم اليمين علی اليسار والادب فيه ان لا يفرط ولا يفرط فی الالتفات كالجهال ويراعی فيه حد الاعتدال فينبغی ان لا يكون مقمحا كالمغلول ولا يلفف عنقه فيتوجع كالمعلول۔

ترجمہ: سلام پھیرنے کے مسنون امور میں ایک امر مکرر کہنا ہے۔ اجتماعی ادائیگی کی صورت میں اس کی مزید تاکید ہے۔

دائیں طرف کو بائیں طرف پر مقدم رکھنے کی ترتیب کا لحاظ رکھنا مسنون ہے۔ سلام پھیرنے کے آداب میں سے یہ ہے کہ دائیں اور بائیں کو متوجہ ہونے میں جاہلوں کی طرح نہ حد سے آگے جائے اور نہ حد سے پیچھے رہے بلکہ اس سلسلے میں حد اعتدال کو ملحوظ رکھے۔ چنانچہ مناسب ہے کہ نمازگزار نہ تو طوق گردن کے شکار آدمی کی طرح سر کو اوپر اٹھائے رکھنے والا بنے اور نہ ہی وہ اپنی گردن کو یوں موڑ دے کہ بیمار آدمی کی طرح درد محسوس کرے۔ دائیں طرف کو بائیں طرف پر مقدم رکھنے کی ترتیب کا لحاظ رکھنا مسنون ہے۔ سلام پھیرنے کے آداب میں سے یہ ہے کہ دائیں اور بائیں کو متوجہ ہونے میں جاہلوں کی طرح نہ حد سے آگے جائے اور نہ حد سے پیچھے رہے بلکہ اس سلسلے میں حد اعتدال کو ملحوظ رکھے۔ چنانچہ مناسب ہے کہ نمازگزار نہ تو طوق گردن کے شکار آدمی کی طرح سر کو اوپر اٹھائے رکھنے والا بنے اور نہ ہی وہ اپنی گردن یوں موڑ دے کہ بیمار آدمی کی طرح درد محسوس

کرے۔

وضاحت: سلام پھیرنا نماز کے واجب ارکان میں سے اختتامی واجب رکن ہے۔ مندرجہ بالا عبارتوں میں اس سلسلے میں امور ذیل کی نشاندہی کی گئی ہے جو سلام پھیرنے کے مسنون افعال میں سے ہیں۔

۱: تکرار سے کام لینا۔

۲: ترتیب کا پہلو اپنانا۔

۳: آداب سلام کا لحاظ رکھنا۔

تفصیلی وضاحت:

۱: ''تکرار سے کام لینا'' کا مطلب یہ ہے کہ نماز گزار سلام پھیرنے کے لئے جو کامل ترین الفاظ بیان کئے گئے ہیں۔ ان کو مکرر پڑھے۔ مکرر پڑھنا اجتماعی ادائیگی کی صورت میں زیادہ تاکیدی پہلو رکھتا ہے۔ اگر مکرر نہ بھی پڑھے تو نماز کی صحت پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا۔ چنانچہ عموماً یہ دیکھا گیا ہے۔ بلکہ دیکھنے میں آتا رہتا ہے کہ ہم نماز میں باتھوں کے آداب کو یکسر نظر انداز کرنے کی طرح سلام پھیرنے کی اس مسنون صورت کو بھی یکسر انداز کرتے ہیں۔ یہ انداز ہم میں اس قدر راسخ، پختہ اور ایک حد تک نہایت انمٹ نشان بن چکا ہے کہ اگر کوئی نماز گزار ان دونوں صورتوں پر عمل پیرا ہو جائے تو اس کو تیر فتویٰ کا ہدف بنایا جاتا ہے۔ گویا یہ ظالم معاشرہ ہم کو بعض مسنون شرعی احکام کے ترک کرنے کیلئے یرغمال بنایا ہوا ہے۔

۲: ''ترتیب کا پہلو اپنانا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز گزار سلام پھیرتے وقت پہلے دائیں طرف کو السلام علیکم الخ۔ پڑھتا ہوا متوجہ ہو جائے۔ پھر بائیں طرف کو السلام علیکم الخ۔ پڑھتا ہوا متوجہ ہو جائے۔ اگر کسی نماز گزار سے اس ترتیب کی خلاف ورزی سرزد ہو جائے تو اس کی نماز میں کوئی خرابی نہیں پیدا ہوگی۔ بلکہ یہ غیر اولیٰ عمل ہوگا۔ اس لئے نماز گزار کو چاہئے کہ وہ اس مسنون طریقے پر عمل پیرا ہوتے ہوئے سلام پھیرتے وقت دائیں طرف کو مقدم رکھے۔

۳: ''آداب سلام کا لحاظ رکھنا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز گزار سلام پھیرنے کے عمل میں زیادہ کوتاہی کا مرتکب بھی نہ ہو اور نہ ہی وہ مقررہ حد سے تجاوز کرے۔ بلکہ وہ اس بارے میں حد اعتدال کو ملحوظ رکھے۔ سلام پھیرتے وقت صرف نگاہوں کے زاویے بدلنا اور سر کو بالکل حرکت نہ دینا یہ زیادہ کوتاہی ہے۔ سلام پھیرتے وقت گردن کو اس طرح زیادہ موڑ دینا کہ نماز گزار کو اپنے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی نظر آئے۔ یہ حد اعتدال سے تجاوز کرنے کی صورت ہے۔ پس نماز گزار نہ افراط سے کام لے نہ تفریط سے بلکہ حد اعتدال کو اپنا شیوہ بنائے۔

بقیہ: حواریٔ کشمیر

اس مادی دور میں بھی اگر بندۂ مومن اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کا روحانی تعلق اور قلبی نسبت حضرت شاہ ہمدانؒ جیسے جلیل القدر بزرگ کے ساتھ ہو تو اسے چاہئے کہ نظریہ شاہ ہمدان اور تعلیمات شاہ ہمدان کی روشن نکات اپنی عملی زندگی میں رائج و نافذ کرے۔

ہر اک ادب بتا چکے ، تعمیل شریعت کے لئے
ادب میں رفعت دکھا چکے، طفل طریقت کے لئے
آگاہ کر دیئے منزل سے بھی، رسائی حقیقت کیلئے
نہ چھوڑی کوئی سر و کسر، اتمام نصیحت کے لئے
سنو! مومن ذرا غور سے ، یہ ہے درس ہمدانی
کرو! عمل سدا شوق سے ، یہ ہے سبق ایمانی
(کاوش)

فرمودات شاہ ہمدانؒ:

جو بھی کام کرو خلوص دل سے کرو تاکہ اس کا صلہ مل جائے۔

اپنی قدر جانو تاکہ لوگوں میں قدر داں ہو جاؤ۔

احوال صوفیاء

فردوسِ بلتستان

محمود احمد مظفر بلغاری

٭ مضمون نگار خانوادہ حجۃ الاسلام علامہ سلطان علیؒ کے چشم و چراغ ہیں اور ان کے علمی مشن کے حقیقی وارث ہیں ۔

ہمارے عہد رفتہ کے عظیم المرتبت بزرگوں کی فہرست میں حضرت میر نجم الدین ثاقب کا اسم گرامی بھی شامل ہے جو بیک وقت ایک شیریں گفتار خطیب و واعظ، عمدہ خوش نویس، بلند پایہ شاعر و ادیب اور خانوادۂ سادات موسوی کریس کے چشم و چراغ تھے۔ ذیل میں اس جامع الکمالات ہستی کی سیرت و کردار اور ان کے سلیقۂ گفتار و روحانیت وللہیت پر مبنی چند مستند و ایمان افروز واقعات پیش کئے جاتے ہیں تاکہ نئی نسل کو معلوم ہو سکے کہ بلتستان میں ایسے ارباب کمال بھی گذرے ہیں۔ جن کے لیل و نہار خلق خدا کی فیضان رسانی خدمت اور ذکر بار تعالیٰ میں بسر ہوئے جو آیت قرآنی والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعداللہ لہم مغفرۃ و اجرا عظیما کے مصداق تھے۔

ہمارے ممدوح کا نسب نامہ یوں ہے میر سید محمد بن میر جلال الدین بن میر مختار اخیار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین آپ آغاز شعور سے بے حد ذہین و فطین اور بدیہہ گو تھے جس کی وجہ سے آپ کے جد امجد میر مختار نے آپکا نام مبارک نجم الدین ثاقب رکھا سانحۂ شگر کے نتیجے میں جو اپنی مظلومیت و سنگینی کے اعتبار سے ہلاکو خان و چنگیز خان کے دور میں ہونے والے حوادث کا نمونہ تھا آپ کے پدر بزرگوار اور چچا صاحبان راہیٔ ملک بقا ہوئے اس وقت آپ نوخیز تھے جب سن شعور کو پہنچے تو جد امجد نے آپ کو علوم متعارفہ سے مشرف کروایا اسی اثناء میں شگر کے چند چیدہ اور زیرک آدمی میر مختار کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور ان سے مطالبہ کیا کہ حضرت اپنے ہونہار و صالح پوتوں میں سے کسی ایک کو شگر روانہ فرمائیں تاکہ اہالیان شگر علم دین سے مشرف و بہرہ ور ہو سکے چونکہ میر مختار صبر و رضا پیکر اور انتقام کی بجائے عفو و درگذری کے قائل تھے اس لئے انہوں نے شگر والوں کی سابقہ سیاہ کاریوں اور بے وفائیوں کو فراموش کرتے ہوئے دین اسلام کے احکام و مسائل کی ترویج و اشاعت کے جذبے کے تحت اپنے پوتوں میں سے سید ابوالحسن اور سید نجم الدین کو شگر روانہ فرمایا اول الذکر محلہ خمی کہ چھورکاہ میں ہمیشہ کے لئے اقامت گزین ہو گئے اور اپنی حیات مستعار کے آخری لمحات تک خلق خدا کی فیضان رسانی میں مشغول رہے جبکہ ثانی الذکر کو جد امجد نے شگر میں کچھ عرصہ دعوت و تبلیغ اور درس و تدریس کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد علم دین میں رسوخ و کمال پیدا کرنے کی غرض سے دہلی جا کر شاہ عبدالرحیم کے قائم کردہ مدرسہ رحیمیہ میں داخلہ لینے کا مشورہ دیا تھا۔ اس لئے وہ شگر میں مختصر و محدود قیام کے بعد دہلی تشریف لے گئے۔ اور مدرسہ رحیمیہ میں چند سال قیام کر کے سند فضیلت حاصل کی۔

ولی اللہی خاندان جہاں علم و ادب کے لحاظ سے ہنوز دنیا بھر میں مشہور ہے وہاں شاہ عبدالرحیمؒ اور ان کے آبائے صالحین کے زمانے سے تصوف و عرفان کا مرکز و منبع بھی تھا۔ شاہ ولی اللہ دیگر

سلاسل تصوف کے علاوہ سلسلۂ عالیہ ہمدانیہ کے بھی دست گرفتہ تھے یہی وجہ ہے کہ میر مختار کو ان کے ساتھ ایک خاص روحانی تعلق تھا۔ خواجہ اسحاق ختلانی تک جو حضرت شاہ ہمدانؒ کے خلیفہ اور داماد تھے۔ ان کا شجرۂ تصوف درج ذیل ہے۔ شاہ ولی اللہ مرید پدر خود شاہ عبدالرحیم دہلوی مرید سید عبداللہ ہاشمی وہ مرید شیخ آدم بنوری وہ مرید شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی وہ مرید حاجی محمد صدیق وہ مرید شاہ علی بیداوزی وہ مرید شیخ رشید الدین محمد بیداوزی وہ مرید سید عبداللہ برزش آبادی وہ مرید حضرت خواجہ اسحاق ختلانی خلیفہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

حضرت میر نجم الدین ثاقب کی فیروز مندی تھی کہ انہیں متواتر کئی سال شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جیسے سلطان علم و فضل کی بارگاہ عظمت و جلال میں حاضری کا موقع ملا جن کے سامنے مشرق و مغرب کے ارباب علم و کمال سرنگوں تھے۔ ان کی وفات پر اب دو یا تین سو سال گذر چکے ہیں مگر ان کے نام کا ڈنکا اب تک بج رہا ہے۔ اور اس وقت بجتا رہے گا۔ جب تک لیل و نہار کا سلسلہ قائم ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جو حکیم الامت کے لقب سے ملقب ہیں ایک عظیم مصنف بھی تھے جن کی متعدد کتابیں دنیا بھر کے دینی مدارس میں شامل نصاب ہیں۔ راقم السطور کو بھی ان کی دو کتابیں حجۃ اللہ البالغہ اور فوز الکبیر سبقاً پڑھنے کا شرف حاصل ہے۔ ان کے علاوہ تصوف کے موضوع پر بھی ان کی ایک کتاب الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے۔

بات ہو رہی تھی میر نجم الدین ثاقب کے بارے میں۔ ان کے استاد گرامی قدر شاہ ولی اللہ کا ذکر ضمناً آ گیا۔ میر موصوف مدرسہ رحیمیہ سے فراغت کے بعد واپس پیدل بلتستان پہنچے (کیونکہ اس زمانے میں گاڑی کا تصور بھی نہ تھا) اور موضع چھورکا شگر میں خانقاہ معلی کریس کے نقشے کے مطابق ایک خوشنما خانقاہ بنوایا جس میں بکثرت ایسے چھوٹے چھوٹے کمرے بھی بنائے گئے تھے جو معتکفین کی اعتکاف نشینی کے لئے مخصوص تھے۔ اس کی تاریخ تکمیل آغا سید حسن تحسین کاشمیری نے دیوان میں بایں الفاظ مرقوم ہے۔

صد شکر کہ خانقاہ عالی بنیاد
مبنی شد از بہر نماز و اوراد
تاریخ بنائش ز خرد می جستم
تحسین بدعا گفت حق مرضی باد

حضرت میر صاحب کو رحمت عالم ﷺ سے [illegible] تعلق اور حدیث پاک کے ساتھ ایک خاص لگاؤ تھا۔ چنانچہ آپ دہلی سے حدیث پاک کی مشہور کتاب مشکوٰۃ المصابیح تمام و کمال اپنے دست مبارک سے نقل کر کے لائے تھے۔ اس میں سے مسائل ضروریہ نماز روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ سے متعلق چالیس احادیث منتخب کر کے اپنے منظوم ترجمہ کے ساتھ ایک مجموعہ مرتب فرمایا جو اربعین نجم الثاقب کے نام سے مشہور ہے جس کا ذکر آپ کے جد امجد حضرت میر مختار کی کتاب سراج الاسلام کے ص ۱۵۶ پر موجود ہے۔ مگر اس کا مسودہ غائب ہے اس کے علاوہ حضرت نے ایک دیوان بھی مرتب فرمایا تھا جو آپ کے ورثاء کی بے اتفاقی کے باعث ضائع ہو گیا۔ مگر چند پھٹے پرانے پراگندہ اوراق دستیاب ہو گئے ہیں۔ جن پر درج ذیل قیمتی اشعار بھی درج تھے۔

اے برادر جہد کن تا تو نباشی بے نماز
جہد کن ہشیار شو ہرگز نباشی بے نماز
امر حق را بندہ شو فرمان حق را در پذیر

پیچ نوبت سازن تا تو باشی بے نماز
گر تو نگزاری نماز روز و شب نان میدہی
زانکہ روز و شب بود در لعنت حق بے نماز
بے نمازان گر شود بیمار پرسی شان مکن
خورد و نوش پرہیز کند از دیدن آں بے نماز
در قیامت چوں درآید با گروہ کافران
مومنان نفرین کند از دیدن آں بے نماز
ماہیان در قعر دریا مرغبا اندر ہوا
روز و شب لعنت کند از دیدن ہر بے نماز
زیں نگوتر من بگویم حال آں بدبختگان
دم سگ بہتر ز ریش مردمان بے نماز
بے نماز و بت پرستاں ہر دو باشد دوزخی
خوک بہتر صد مراتب از کساں بے نماز
نجم الثاقب ناتواں روز و شب ایں پند گو
تا ز جنت عبرتی گیرد کسی از بے نماز

حضرت میرؒ نے ان اشعار میں حکیمانہ انداز میں بے نمازوں کو عبرت دلائی ہے۔

کہ نماز نہ پڑھنے والے سے قطع کلامی کی جائے۔

نماز نہ پڑھنے والا زندان لعنت میں گرفتار ہوگا۔

اسے کھانا نہ دیا جائے۔

اس کے ساتھ خورد و نوش سے پرہیز کیا جائے۔

وہ یعنی نماز نہ پڑھنے والا اگر بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی نہ کی جائے۔

قیامت کے دن اسے کافروں کے گروہ سے اٹھایا جائے گا۔

مومنین بے نمازوں کو ناپسند کرتے ہیں۔

بے نمازی مردوں کی داڑھیوں سے تو کتے کی دم بہتر ہے۔

بے نماز اور بت پرستی کرنے والے یکساں دوزخی ہیں۔ وغیرہ ذالک

یہاں راقم السطور نے حضرت میر صاحب کے مذکورہ اشعار میں سے صرف چند شعروں یا مصرعوں کا لب لباب پیش کر دیا ہے۔ حضرت کے بکثرت اشعار دیگر مصنفین کی کتابوں میں موجود ہیں۔ اگر ان کو سلیقے سے جمع کیا جائے تو ایک گرانبہا دیوان مرتب ہو سکتا ہے۔ دیکھئے یہ سعادت و توفیق کس کے حصے میں آتی ہے۔؟

حضرت نے اپنے جد امجد میر مختار علیہ الرحمۃ کی مشہور و معروف تصنیف سراج الاسلام پر محققانہ اور فاضلانہ حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔ جس میں آپ نے فقہ الاحوط کی عبارت ان اللہ امرنی کے تحت میر مختارؒ نے جو آیت کریمہ ان اللہ یامر بالعدل درج فرمائی ہے۔ اس پر سراج الاسلام کے ص ۳ کے حاشیے میں اپنے محبوب استاد حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شیخ الاکبر محی الدین ابن عربیؒ کی تصنیفات و ملفوظات سے بطور ثبوت بکثرت اقتباسات درج فرما کر معترضین کا ناطقہ بند کر دیا ہے۔ حضرت میر صاحب ملت اسلامیہ کے بڑے خیر خواہ، غریبوں، بے کسوں، یتیموں اور بیواؤں کے غمگسار تھے۔ جو لوگ راہ حق سے بھٹک جانے کی وجہ سے نماز چھوڑ بیٹھے۔ ان کو راہ راست پر لانے کیلئے حکیمانہ امثال سے مزین وعظ فرماتے تھے۔ جس کا نمونہ سطور بالا میں گذر چکا ہے گویا آپ امیر مینائی کے اس خوبصورت شعر کے مصداق تھے۔

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

حضرت میر نجم الدین ثاقب گریس اور شگر دونوں جگہ کے

بعد دیگرے قیام فرماتے تھے۔ عوام الناس کو تصوف کے رموز سے آگاہ فرماتے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے۔ بالآخر ۱۱۶۳ھ کو بمقام کریس قضائے الٰہی سے وفات پا گئے اور وہیں آسودۂ خاک ہوئے۔ قطعۂ تاریخ وفات دیوان تحسین میں درج ہے جو یوں ہے۔

... مثال میران عراق
... ت چوں بر بست ازیں نیلی اوراق
... تحسین با خرد شد جفت گفت
... الدین ثاقب بود طاق

حضرت میر صاحب کی اولاد شگر اور کریس دونوں جگہ موجود ہے۔ سابق پیر نوربخشیہ سید محمد شاہ، ان کے داماد میر عون علی، مذہب شیعہ کے رہنما آغا سید علی اور اہل حدیث مکتبۂ فکر کے خطیب اعظم علامہ سید ابوالحسن، حضرت میر ثاقب کی اولاد میں سے تھے۔ جبکہ دور حاضر میں پیر سید محمد شاہ نورانی کریس، آغا سجاد کریس، سید مہدی شاہ کلاب پور شگر، اہل حدیث مکتبۂ فکر کے ہونہار علماء، سید عطاء الرحمان، سید عبیدالرحمان شاہ اور دیگر سادات اسی دودمان عالی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جبکہ محترم المقام پیر سید نواز حسین یحیوی مدظلہ العالی میر ثاقب کے عم بزرگوار حضرت میر یحییٰ کے دودمان عالی سے تعلق رکھتے ہیں۔ نوربخشی سادات میں قبلہ پیر نواز ایک ممتاز مقام کے حامل صوفی اخیال، نوجوان فاضل، شعلہ نوا خطیب، دینی اور مروجہ علوم سے بہرہ ور اور اپنے آبائے صالحین کے دینی مشن کے تنہا حقیقی وارث ہیں۔

سانحۂ شگر پر مبنی آپ کا دلدوز مرثیہ:

حضرت میر مختار اخیار کے مواعظ دلپذیر کی تاثیر کے نتیجے میں جب عوام الناس دربار شاہی کو نظر انداز کر کے کسب فیض کی غرض سے آپ کی مجلسوں میں شریک ہونے لگے تو اعظم خان عما چا اپنے دربار کی ویرانی دیکھ کر حواس باختہ ہو گیا اور اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ اس نے طرح طرح کے حربے استعمال کر کے اپنے رعایا کو آپ کی مجلسوں میں شریک ہونے سے باز رکھنے کی کوشش کی مگر حضرت میر صاحب کی مجلسوں کی گرم بازاری میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا۔

انہی ایام میں حضرت نے اپنے شاگردوں کی سہولت اور مستقبل کی نسل کو فقہ الاحوط کے مسائل واحکام سے کماحقہ روشناس کرانے کیلئے سراج الاسلام کے نام سے فقہ الاحوط کی ایک بے حد جامع اور بصیرت افروز شرح تصنیف فرمائی۔ اس کے مندرجات چونکہ راجہ کے منشاء کے مطابق نہ تھے۔ اس لئے اس کی مقبولیت اور اپنے دربار کی ویرانی سے تنگ آ کر اس نے بوجہ حسد آپ کو زہر دے کر شہید کرنے کا منصوبہ بنایا مگر آپ کو اپنے ایک عقیدت مند نے جو شاہی دربار کارکن تھا اس سازش کی سنگینی سے آگاہ کیا چنانچہ آپ چھورکاہ کی طرف نقل مکانی کر گئے وہاں آپ کے مریدوں نے آپ کی رہائش کے لئے ایک مضبوط و مستحکم قلعہ تعمیر کیا۔ اعظم خان کو جب اس کے بارے میں خفیہ طور پر معلوم ہوا تو اس نے ایک خطرناک سازش کے تحت اس کا محاصرہ کیا۔ خداوند قدوس نے فضل فرمایا اور میر مختار اپنی جان بچا کر کریس پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر اعظم خان کے حواری حضرت میر مختار کے تین فرزندان کو گرفتار کر کے لے گئے جن میں سے ایک حضرت میر نجم الدین ثاقب علیہ الرحمہ کے پدر بزرگوار تھے۔ ظالموں نے ان کو تیر باران کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۳۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

حواریٔ کشمیر

مجاہد حسین کاوش

بمناسبت ولادت باسعادت ۱۲ رجب المرجب

اسلامی تاریخ کے مطالعے کی عادت شعور حیات کی طرف ایک اہم محرک ہے۔ مطالعے سے ہمیں اس بات کی آگہی ہو جاتی ہے کہ بعض بزرگانِ دین نے دین اسلام کے فروغ اور اس کی سرفرازی کے لئے اپنے آبائی وطن چھوڑ کر دوسرے ممالک کا سفر کیا۔ جس میں برصغیر کے ممالک سرفہرست ہیں۔ برصغیر میں آج جو دین اسلام کی شمع فروزاں ہے وہ اولیاء کرام اور صوفیاء عظام کی شبانہ روز تبلیغ و اشاعت کی مرہون منت ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں تبلیغ اسلام کرنے والوں میں جہاں خواجہ معین الدین چشتی، مجدد الف ثانی، بابا داتا گنج بخش، اور حضرت لال شہباز قلندرؒ جیسے ہستیوں کی دینی خدمات مسلم ہیں۔ اسی طرح ریاست کشمیر اور اس کے نواح میں حضرت شاہ ہمدان کی تبلیغی خدمات بھی تاریخ اسلام کا درخشاں باب بن چکی ہیں۔

حضرت سید علی ہمدانی المعروف حضرت شاہ ہمدان چودہویں صدی عیسوی کی اسلامی دنیا کی ممتاز ترین شخصیتوں میں سے ایک تھے۔ وہ ہمدان میں بروز دوشنبہ ۲۲ اکتوبر ۱۳۱۴ء کو پیدا ہوئے۔ شہر کے مشہور خاندان سادات سے ان کا سلسلہ نسب ملتا تھا۔ آپ کے والد سید شہاب الدین ہمدان کے والی تھے۔ لیکن سید علی نے اپنے والد کے سیاسی معاملات میں کوئی دلچسپی نہیں لی بلکہ آپ اپنے ماموں کے زیر اثر رہے تھے۔ جو اپنے وقت کے کامل و بہ اولوالعزم صوفی تھے۔ شیخ رکن الدین سید علی ہمدانی کے پہلے استاد تھے اور انہی سے اوائل عمر درس قرآن لیا۔ اس کے بعد وقت کے مرشد طریقت شیخ شرف الدین محمود مزدقانیؒ کے مرید ہوئے۔ بارہ سال کی تکلیف، مشقت سے بعد آپ تصوف کے مقام معراج تک جا پہنچے۔ آپ کے معنوی جانشین حضرت سید محمد نوربخشؒ راہ سلوک میں آپ کی مشقت کشی کا حال یوں بیان فرماتے ہیں۔

''مرجع خاندان نبوت قطب الاقطاب علی ثانی میر سید علی ہمدانی فرماتے ہیں کہ میں نے ہر وہ ریاضات و مجاہدات بجالائے جو تمام مشائخین نے بجالائے تھے۔ اگرچہ ان میں سے بعض سے نتائج برآمد ہوئے اور بعض سے کوئی نتیجہ ظاہر نہیں ہوا۔ لیکن امید ہے کہ طبع خلوص اور قلب سلیم میں عنقریب ظاہر ہونگے۔''

میر سید علی ہمدانیؒ اپنے وجود مبارکہ کو سرچشمۂ ممدوحات بنانے کے بعد اس بات کے متقاضی رہے کہ سلسلہ ذہب کے طالبین بھی انہی برکات و انوارات سے مالا مال ہوں جن سے آپ ہمکنار ہوئے ہیں۔ اپنے پیروکاروں اور تابعین کیلئے فلاح دارین کی نوید سناتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ اس دوران آنحضرتؐ سے زبردست فیض و برکات پہنچا۔ میں عرض کیا حضور! یہ برکات اور فیوض میرے دوستوں کو بھی ملنا چاہیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔

نعم ومن اتبعک۔ ہاں جو تمہاری اتباع کرے وہ بھی محروم نہیں

رہیں گے۔

اسی نبوی بشارت کی تائید کرتے ہوئے آپ کی ریاضات ومجاہدات کی فیض رسانی کے بارے میں غوث المتاخرین امام العالم حضرت نور بخش علیہ الرحمہ نے فرمایا!

''دیکھئے ابھی تک حضرت امیر کے مجاہدے اور حضور علیہ التحیہ والثناء کے وعدے کی برکت سے اس سلسلے کے مبتدی تھوڑی مدت میں اتنی ترقی کر جاتے ہیں کہ دوسرے سلسلے کے لوگوں کو اپنی لمبی عمر میں بھی نصیب نہیں ہوئے۔''

شیخ شرف الدین محمود مزدقانیؒ کی باعث افتخار صحبت اور اپنی انتھک ریاضت کی بدولت دیگر سالکوں کی بنسبت آپؒ بہت جلد علوم شریعت، طرائق طریقت اور اسرار حقیقت کے تمام درجات میں متبحر ہوگئے تھے۔ آپ کی اعلیٰ وارفع منزلت کی تعیین غوث المتاخرین امام العالمؒ کی اس قول مبارکہ سے کی جاسکتی ہے۔

''جامعیت معنوی یعنی مکاشفات احوال دل سے متعلق اور تمام حقیقتوں کا مجموعہ میرے نزدیک سید علی ہمدانی کے سلسلہ کے علاوہ اور کسی میں نہیں پایا جاتا اور جامعیت صوری جس طرح اللہ عزوجل نے فرمایا کہ تم سب میری رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔ حبل اللہ کی صحیح تفسیر چار ہیں اور وہ چاروں معنی امیر کبیر کی ذات پاک میں موجود تھے۔''

ایک اور مقام پر حضرت نور بخشؒ اپنے مرشد لاثانی السید علی الہمدانیؒ کے شان اقدس میں فرماتے ہیں۔

حضرت ولایت مآب قطب الاقطاب علی ثانی قدس اللہ سرہ کہ آپ ظاہر و باطن کے تمام کمالات کے جامع مظہر تھے۔

آپ علیہ الرحمہ کی اس عالم فانی میں تشریف آوری کی حضورؐ پر نور نے پہلے ہی خبر دی تھی اور حضورؐ ہی کے قلبی اشارے سے قصر بادشاہت سے فقر و بیابان کی طرف سے حق کی تلاش میں نکلے۔ اپنے جد امجد ﷺ کی نظر خاص کی طفیل آپ صحرا و بیابان اور کوہساروں میں کہیں بھی معرفت احدیت کے حصول سے محروم نہیں رہے۔ تمام مدارج وآزمائشات سلوک میں کامیاب وسرفراز رہے اور جس قطعہ ارض سے آپ کا گزر ہوا سرفرازیٔ حق کا علم گاڑتے گئے۔ یہاں تک کہ امیر تیمور کو اپنا وجود خطرے میں دکھائی دینے لگا۔ صدائے امن وآشتی کی گونج پر اس کی قصر جبر وستم کے ستون لرز اٹھے۔ امیر تیمور نے حضرت شاہ ہمدانؒ کی قیادت میں بڑھتے ہوئے رحمانی لشکر کو روکنا چاہا، مگر کہاں تیمور کی طاقت، جس کی سفاکی کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ دشمن پر فتحیاب ہونے کے بعد جشن فتح میں مخالف امیر لشکر کے سر کے ساتھ پولو کھیلتے تھے۔ تیمور کی سپاہ وتخت کی ہیبت بدبے اہل ظاہر پر ہی کارگر ہو سکتی تھی۔ جبکہ حضرت شاہ ہمدانؒ، جس کاروان کے جلوے میں ہمدان سے کوچ فرمارہے تھے، وہ سراسر بے خوف سرفروش اور سراپا اہل باطن تھے۔ لہذا رحمانی لشکر کے سامنے اس کی دنیاوی طاقت ہیچ ومحترم تھی۔ اس نے بارہا حضرت شاہ ہمدان کا امتحان لینے کی کوشش کی مگر ناکامی اور ذلت ہی اس کا مقدر بنی۔ بالآخر اسے تسلیم کرنا پڑا کہ تیمور کیلئے دنیا فتح کرنا ممکن ہے لیکن مردان حق کا سامنا کرنا اس کی بشری قوت سے باہر ہے۔

حضرت سید علی ہمدانیؒ مجسم اخلاق بن کر پہلی مرتبہ ۷۷۴ھ میں کشمیر تشریف لائے۔ جیسا کہ تاجدار رسالت کا ارشاد مبارکہ ہے کہ میں نے اسلام کو اخلاق کے ذریعے پھیلایا ہے نہ کہ تلوار سے۔ بلکہ فرمایا۔ بُعِثتُ لاتمم مکارم الاخلاق۔ شہر طائف میں کی جانے والی تبلیغ رسالت اسی بات کا درس دیتی ہے۔

حضرت شاہ ہمدانؒ نے بھی کشمیر و بلتستان میں اپنے جدّ امجد کی پیروی کی۔ سپاہ و سلاح کے بجائے آپ نے حق کی شمشیر سے بت پرستوں کی ضلالت کا سر قلم کیا اور انہیں اسلام کے نام سے ایک نئی زندگی بخشی۔ تبلیغ اسلام کا یہ سفر ایک طرح کا جہادی مہم قرار پایا۔ مشرکانہ اعتقادات، گمراہ کن خیالات اور افسانوی واہمات کے خلاف لسانی، تحریری، ثقافتی اور اعجاز و کرامات کے تمام طریقے اس جہادی مہم میں اپنائے گئے۔ معاشرے میں رائج شیطانی عقائد کو گمراہ قرار دیئے۔ غیر اسلامی رسوم و رواج کو ترک کروایا۔ اس طرح بہت جلد اس بگڑے ہوئے معاشرے کو منظم اسلامی معاشرے کی شکل دے دی۔ تبلیغ کے سلسلے میں میر سید علی ہمدانیؒ کو بڑے بڑے چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا، مگر ہر بار مقابل کو مات دی۔ اس طرح آپ نے اسلامی استقامت کا سبب بننے والے کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ بساط انسانی میں جتنا ممکن تھا آپ نے اسلام کے لئے کر دکھایا۔

امت محمدیہ کے مشکل حالات میں آپ نے حواری کا کردار ادا کیا۔ جیسا کہ آل عمران میں فرمایا گیا ہے۔

پھر جب حضرت عیسیٰ نے معلوم کیا بنی اسرائیل کا کفر قال من انصاری الی اللہ۔ بولا کون ہے اللہ کی راہ میں میری مدد کرے۔

حواریوں نے کہا ہم ہیں اللہ کی مدد کرنے والے انہی حواریوں نے بعد میں دین عیسیٰ کا علم بلند چلایا۔ کشمیر سے اسلام کی نحیف صدائیں بھی کسی حواریٔ اسلام (انصار اللہ) کے انتظار میں تھیں۔ ان صداؤں کے ہی نتیجے میں ارض ہمدان کی ایک ہستی کو غیبی اشارہ ہوتا ہے۔ اور پھر حواریٔ کشمیر حضرت شاہ ہمدان کا ورود مسعود تین بار وادیٔ کشمیر میں ہوتی ہے۔

آپ کی مساعی جمیلہ سے اہل کشمیر کے دلوں میں ایمان اس قدر راسخ ہوا کہ دنیا کی بڑی سے بڑی اذیت و بربریت بھی اسے متزلزل نہ کر سکی۔ شمار کریں تو بھارتیوں کے مقابلے میں کشمیریوں کی تعداد مٹھی بھر سے زیادہ نہیں بنتی مگر ان کی استقلال و جرأت کو سلام پیش کرتا ہوں کہ کتنے سال بیت گئے ہیں کہ اپنے جوان بیٹوں بھائیوں کا قربانی دیتے چلے آرہے ہیں۔ مگر اپنے اصل موقف پر کبھی آنچ آنے نہ دی۔ ان کے شہید قبر میں جا کر بھی آزادی! آزادی! کی صدائیں دے کر زندوں کو طوق غلامی کے خلاف جھنجھوڑ رہے ہیں۔

یہ استقلال یہ ثابت قدمی اور یہ جہد تسلسل انہیں حضرت شاہ ہمدانؒ سے ورثہ میں ملا ہے۔ حواریٔ کشمیر حضرت شاہ ہمدان کے طفیل اہل کشمیر صد آفرین اسلامی روایات اور خصوصیات کے مالک ہیں۔ ان میں سرفہرست جذبۂ حریت ہے۔ ایک طرف اہل کشمیر تحریک شاہ ہمدان کے تسلسل کی بقا کے لئے اپنی عزت اور جان و مال کی قربانی دے رہے ہیں۔ تو دوسری طرف بلتستان میں اس سرمایۂ حیات پر، جس کی تحفظ و ترویج حضرت شاہ ہمدان کا نصب العین تھا، دن دھاڑے ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مگر شمالی علاقوں کے عوام اسے کامیاب ہونے نہیں دیں گے۔ شمالی علاقے کے عوام کی ایمانی نسبت کسی بے عمل بہروپیے یا محیر العقول شعبدے دکھانے والے کے ساتھ نہیں بلکہ اس جلیل القدر ہستی کے ساتھ ہیں جن کے تبلیغی ثمرات سے آج بھی سارے جہان کے اسلامیان جہاد کشمیر کی روپ میں جذبۂ حریت سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

حواریٔ کشمیر حضرت شاہ ہمدان کی ذات بابرکت ایک ہمہ جہت شخصیت تھی۔ آپ مختلف موقع و محل میں مختلف حیثیت سے نظر آتے

ہیں۔کبھی حق کی متلاشی نظر آرہے ہیں تو حق تک رسائی بھی پاچکے ہوتے ہیں۔کبھی آغازِ سلوک میں خانقاہ مزدقانی میں جاروب کشی پر مامور ہیں تو کچھ عرصے بعد قطب الاقطاب کے منصب جلیلہ پر جلوہ فرما ہوتے ہیں۔کبھی خانقاہوں میں معلم کی حیثیت سے طفلان طریقت کو درس دے رہے ہوتے ہیں تو کبھی حضور والا ''سلاطین راہشیر'' کی حیثیت سے بادشاہوں کے نظم ونسق درست فرمارہے ہوتے ہیں۔

آپ کے تمام فضائل میں سے عقل انسانی کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے والا واقعہ آپ کا بیک وقت چالیس دعوتوں میں شرکت کرنا ہے۔آپ نے اپنے اس کرامت کی یادگار کے طور پر ''چہل اسرار'' کے نام سے اپنی غزلیات کی ایک کتاب چھوڑی ہے۔جو روحانی ادب میں ایک منفرد شاہکار ہے اور یہ بات بھی قابل تحسین ہے کہ شاہ ہمدان پبلیکیشنز کے ادارے نے اس نادر ورثہ صالحہ کو اردو سانچے میں ڈھال کر منظر عام پر لایا ہے۔اس کتاب کا ترجمہ نوربخشی دنیا کے معروف ادیب وشاعر ڈاکٹر غازی محمد نعیم صاحب نے کیا ہے۔حضرت شاہ ہمدان کے عقیدت مندوں اور عام مسلمانوں کیلئے یہ ترجمہ ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں،جس کا ایک ایک شعر معرفت الٰہی اور علم وعرفان کا ایک گنجینہ ہے۔ہر نوربخشی گھر میں اس کتاب کا موجود ہونا حضرت شاہ ہمدانؒ سے ایمانی عقیدت ونسبت کی واضح نشانی قرار پائے گا۔

حواریٔ کشمیر حضرت شاہ ہمدانؒ ۷۸۵ھ میں جب تیسری بار کشمیر تشریف لائے تو اس وقت آپ کی عمر شریف اکہتر سال تھی۔ اس پیرانہ سالی میں آپ نے اتنا طویل اور دشوار گذار سفر اختیار کیا۔ تیسری بار ورود مسعود کے ساتھ ہی آپ نے غیبی اشارہ والا حکم پایہ تکمیل کو پہنچادیا۔پکھلی کے مقام پر یکم ذی الحجہ کو مرض شدید لاحق ہوئے جو جان لیوا ثابت ہوا۔بالآخر چہارشنبہ ۶ ذی الحجہ ۷۸۶ ہجری کو ہیں انتقال فرمایا۔مرض الموت کے دوران آپ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کا ورد کرتے رہے۔مادہ تاریخ بھی ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' ۷۸۶ھ ہے۔

آپ کے نعش مبارک کو ختلان (تاجکستان) لے جایا گیا۔جہاں آپ کی اپنی تعمیر کردہ خانقاہ شریف ہے۔اسی میں آپ کا مرقد انور بنایا گیا۔وہاں آپ کا عرس مبارک ۶ ذی الحجہ کے دن بڑی عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔جس میں لاکھوں عقیدت مند حصہ لیتے ہیں۔عرس کی تقریبات میں سب سے زیادہ اہمیت اورادفتحیہ کو دی جاتی ہے۔ہر نماز کے بعد زائرین بلند اور گلوگیر آواز سے اس کا ورد کرتے ہیں۔ورد کے دوران آہوں اور سسکیوں کی آوازیں صاف سنائی دیتی ہیں۔اگر حضرت شاہ ہمدان سے عقیدت مندی کی یہ کڑی ہم اس دور کے خانقاہوں کے ساتھ ملائیں تو آج بھی بلتستان کے خانقاہوں میں اورادفتحیہ مصریہ کی ایمان افروز محافل اسی روح پروربیت میں مشاہدہ کئے جاسکتے ہیں۔جیسا کہ آپؒ کے مزار شریف پر برپا ہوتی ہے۔

آج کی اس دنیا میں سلسلۂ نوربخشیہ کے پیروکاران ہی واقعی معنوں میں نظریہ شاہ ہمدان اور تعلیمات شاہ ہمدان کے حقیقی وارث ہیں۔آپ کے تعلیمات پر مبنی عملیات تصوف کی کتاب ''دعوات صوفیہ'' سلسلۂ نوربخشیہ میں مقبول عام ہیں۔نوربخشی لوگ اپنی روزمرہ معمولات اسی کتاب کے تحت بجالاتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

ایک عالم کی طاقت ایک لاکھ جاہلوں سے زیادہ ہوتی ہے۔
بایزید بسطامی

فکر و نظر

جامعیت و تکمیل قرآن

محمد زکریا

* مضمون نگار، شمالی علاقوں کے ممتاز مذہبی شخصیت جناب مفتی محمد عبداللہ صاحب کے فرزند ارجمند ہیں اور موصوف اس وقت جامعہ نعیمیہ اسلامک یونیورسٹی لاہور میں زیر تعلیم ہیں *

وان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صدقین ہ

ترجمہ: اور اگر تمہیں کچھ شک ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے پر اتارا تو اس جیسی سورۃ تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے تمام حمایتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ قرآن کریم کے پہلے پارہ کی سورۃ البقرہ کی بیان کی گئی آیت مقدسہ میں دو باتوں کی وضاحت ہوتی ہے۔

ا۔ قرآن کریم تمام شکوک سے مبرا ہے۔

۲۔ کوئی بڑے سے بڑا ذی روح بھی اس کی تمثیل پیش نہیں کر سکتا۔

انسان کی تخلیق تو مٹی سے کی گئی ہے اس لئے اس کو عاجزی و انکساری ہی زیبا ہے اور خدا ایسے لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو کبر و نخوت اور فخر و غرور کا انداز اپناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو عرب قوم کا غرورانہ انداز پسند نہ آیا۔ اس لئے اللہ نے عرب قوم کو چیلنج کر دیا اور فرمایا تم میرے قرآن کی صداقت کو ماننے سے انکار کرتے ہو تو فلیاتوا بحدیث مثلہ ان کانوا صدقین ہ اے کافرو اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو قرآن کریم کی مثل کوئی کلام پیش کرو۔ اور کافی عرصہ تک عرب قوم کو قرآن کریم کی تمثیل لانے کی مہلت دی گئی مگر عرب کے فصحا قرآن کے مثل کلام پیش نہ کر سکے تو خداوند قدوس نے دس سورتوں کے برابر کلام پیش کرنے کا چیلنج دیا اور فرمایا۔ ام یقولون افترٰہ قل فاتوا بعشر سور مثلہ مفتریٰت ہ کہتے ہیں حضور ﷺ نے قرآن کو گھڑ لیا ہے تو فرما دو۔ اس کی مثل دس سورتیں بنا کر لاؤ۔ مگر قرآن تو کلام خدا ہے اور کوئی شخص اس قدر بساط نہیں رکھتا کہ وہ خدا کی برابری کر سکے۔ اس لئے فصحائے عرب باوجود فصاحت و بلاغت میں یکتا ہونے کے قرآن کریم کی دس سورتوں کی تمثیل پیش نہ کر سکے۔ جب ان کی جانب سے کوئی آواز نہ اٹھی تو خداوند قدوس نے پھر چیلنج کیا۔ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صدقین ہ کفار قرآن کریم کی ایک چھوٹی سی آیت کی تمثیل پیش نہ کر سکے۔ ان کی شاعری دھری کی دھری رہ گئی۔ فصاحت و بلاغت دم توڑ گئی۔ ان کا غرور اپنی موت آپ مر گیا۔ بد بخت ہیں وہ لوگ جو قرآن کو جھٹلا بیٹھے ہیں۔ قرآن خدا کا کلام ہے۔ جس کی تمثیل کوئی فرد پیش نہیں کر سکتا۔ خداوند تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے۔

قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا

اے محبوب ﷺ اگر جن و انس اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی مثل لائیں تو اس کی مثل نہ لا سکیں گے اگر چہ وہ اس سلسلے میں ایک دوسرے کی مدد کریں تب بھی ناممکن ہے۔ قرآن کریم کو اس دنیا میں نزول ہوئے تقریباً ۱۴۰۰ سو برس گزر چکے ہیں۔ زمانہ نزول سے تا

حال قرآن و دین اسلام کے کروڑوں دشمن پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اس کے باوجود قرآن کا دعویٰ آج بھی وہی ہے جو زمانہ نزول میں تھا اور قیامت تک رہے گا۔

قرآن کی حفاظت بذمہ خداوند:

اس کائنات میں قرآن کریم کے علاوہ دیگر کتب آسمانی مثلاً توراۃ، زبور اور انجیل وغیرہ بھی موجود ہیں۔ اور ان کتابوں کی طرح ان کے ماننے والے ان کی تعلیمات پر عمل کرنے والے بھی موجود ہیں۔ مگر کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ یہ کتابیں بالکل وہی ہیں ان میں الفاظ کی تعلیق اور ترتیب وہ ہو بہو زمانہ نزول کی ہے یقین کیا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ صاحب شریعت انبیاء کے بعد ان کے وارث علماء آسمانی کتابوں میں ترمیم و اضافہ کیا کرتے تھے۔ یہ اعجاز و اعزاز قرآن کریم کو حاصل ہے کہ اس کا ایک ایک حرف، لفظ اور اس کی ایک ایک زیر، زبر، پیش اسی ہیئت نزولی کے آب و تاب کے ساتھ آج بھی افق دنیا پر درخشاں و جاویداں ہیں جس طرح حضرت جبرائیلؑ کی وساطت سے خداوند متعال کی جانب سے ہمارے پیارے رسول ﷺ کی ذات گرامی پر نزول ہوا۔

قرآن کریم کی چودھویں پارے میں خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون ۔ بے شک ہم نے قرآن اتارا اور بے شک ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

مقام غور ہے کہ جس کتاب کی حفاظت مالک لولاک فرما رہا ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص دنیا کی نظروں میں دھول جھونک کر اس کو غیر محفوظ اور تحریف شدہ قرار دے۔

جامع علوم اور کامل ترین کتاب:

چودھویں پارہ کی سورۃ نحل میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء۔ تفسیر حسینی میں اس آیت کی تفسیر یوں بیان کی گئی ہے۔ فرستادیم بر تو قرآن روشن بیانے ہمہ چیز از امور دین و دنیا تفصیلا او اجمالا۔ ہم نے آپ کی طرف قرآن بھیجا ہے جو تمام دینی اور دنیاوی امور کا تفصیلا یا اجمالا روشن بیان ہے۔

علاوہ ازیں ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ، آئمہ کرام اور صحابہ کرام کے نزدیک تو قرآن کریم جامع علوم ہے۔ پس جو اس کو جامع نہیں سمجھتے وہ عقل کے اندھے ہیں۔

رسول خدا ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ بہت فتنے برپا ہوں گے۔ عرض کیا گیا ان کی خلاصی کی کیا صورت ہے۔ فرمایا کتاب اللہ ہے۔ اس میں تمہارے پہلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں اور جو تمہاری مابین ہے۔ اس کا حکم ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ جو شخص علم سیکھنے کا ارادہ کرے وہ قرآن پاک لازم پڑھے کیونکہ اس میں اولین و آخرین سب کی خبریں ہیں۔ اس طرح حضرت علی المرتضیٰ مشکل کشاؑ کا یہ قول الیواقت والجواہر جلد اول میں مندرج ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ اگر میں تمہارے لئے فاتحہ کی تفسیر بیان کروں تو ستر اونٹ لادوں اس سے مطلب یہ نکلتا ہے کہ سورۃ فاتحہ کی تفسیر اس قدر طویل ہے کہ اس سے مرقوم ہونے والی کتابیں ستر اونٹوں پر آئیں گی۔ اس بات سے آپ اندازہ فرمائے کہ اگر پوری کتاب کی کماحقہ تفسیر کی جائے تو کیا ہی وسعت پذیر ہوگی۔

جامعیت قرآن کیلئے اس نکتہ پر اکتفا کرتا ہوں۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ اگر اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں اس کو کتاب اللہ میں پاؤں گا۔ آخر میں یہی امید رکھوں گا کہ انہی چند کلمات سے کسی کے نجات کا سامان ہو جائے۔

شعائر اسلام کی پاسبانی

علماء ومفتیان کرام

علماء وصوفیاء سپریم کونسل کی طرف سے مورخہ ١٦ جون ٢٠٠٢ء کے نتیجے میں ملکی اخبارات اور رسائل نے نمایاں کوریج دی۔ سکندر کا پیدا کردہ یہ فتنہ صرف سلسلہ نوربخشیہ کے لئے ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کے لئے بھی باعث تشویش اور قابل توجہ کا حامل تھا۔ لہٰذا دین اسلام کے دیگر مکاتب فکر کے علماء کرام ومفتیان عظام نے اس مسئلے کو عالم اسلام کا مسئلہ قرار دیتے ہوئے فتاوے جاری فرمائے ہیں۔ جنہیں ادارہ نوائے صوفیہ بصد شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

"سیرۃ معصومین" کتاب میں درج بعض عقائد بلاشک وشبہ کفریہ، ملحدانہ، زندیقانہ اور موجب ارتداد ہیں۔ ان میں کسی قسم کی تاویل نہیں ہو سکتی۔ اسلام کے نام پر بنائے گئے ایک اسلامی ملک میں ایسی کتاب کا لکھا جانا پھر اس کا چھپنا بہت ہی حیران کن ہے۔ تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کے خلاف آواز بلند کریں۔ اس کتاب کے ضبط کرنے اور مصنف کی گرفتاری کا مطالبہ کریں۔ حکومت پر بھی یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ اسے فی الفور تحویل میں لے اور مصنف کے ساتھ تادیبی کارروائی کر کے نمونہ عبرت بنائے۔

واللہ اعلم، مفتی ریاض احمد

دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی

الجواب حامداً ومصلیاً

حضرت نے کتاب نہیں دیکھی لیکن اگر مذکورہ باتیں واقعی کتاب میں منقول ہیں اور مصنف نے ان کی تردید نہیں کی تو کتاب ضبط کرنا لازم ہے اور مصنف سزا کا مستحق ہے۔ کیونکہ اس میں موجودہ قرآن پاک کے صحیح ہونے کا انکار ہے کہ اصل قرآن امام مہدی کے پاس ہے۔ اس میں انبیاء کرام علیہم السلام کے علم کو ناقص کہا گیا ہے۔ یہ دونوں باتیں کفر و زندقہ اور الحاد ہیں اور اس کا مرتکب زندیق ملحد ہے۔ واضح رہے کہ سزا دینا عوام الناس کا کام نہیں بلکہ حکومت کا کام ہے لہٰذا حکومت کی ذمہ داری ہے کہ کتاب کو ضبط کر کے مصنف کو قرار واقعی سزا دے۔

واللہ اعلم بالصواب۔ المفتی حمید اللہ جان

رئیس دارالافتاء، جامعہ اشرفیہ

ومفتی شیر محمد دارالافتاء، جامعہ اشرفیہ

شارع فیروز پور لاہور

الجواب حامداً ومصلیاً

سیرۃ معصومین کے مصنف نے اپنی کتاب میں جن گمراہ کن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ انتہائی لغو ہیں اور بعض کفریات پر مبنی ہیں۔۔۔۔۔۔

کتاب سیرۃ معصومین کا مصنف اپنے گمراہ کن خیالات اور مندرج عبارات کی روشنی میں یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے اور فرقہ نوربخشیہ سے بھی اس کا کچھ تعلق نظر نہیں آتا کیونکہ نوربخشیہ کے عقائد ہرگز ایسے نہیں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

مفتی محمد اسحاق نظیری

مفتی محمد خطیب مصطفائی

جامعہ اسلامیہ نظیریہ اسلام آباد۔

محترم مفتی سیف اللہ حقانی، رئیس دارالافتاء، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور محترم مفتی دوست محمد، دارالافتاء، مرکزی جامع مسجد شہید اسلام (لال مسجد)، اسلام آباد کے فتاوے آئندہ شمارے میں شائع کیے جائیں گے۔

فقہی مسائل

آپ کے مسائل اوران کا حل

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

"آپ کے مسائل اوران کا حل" (شریعت محمدیہ کی روشنی میں)۔

اس عنوان کے تحت ادارے کو موصول ہونے والے اور اسلامی معاشرے کیلئے مفید سے مفید تر سوالات کے جوابات شائع کئے جاتے ہیں۔اس سے قبل بھی عرض کی جا چکی ہے کہ سوال کنندگان اپنا نام اور پتہ ساتھ ضرور لکھیں۔بعض حضرات کی طرف سے ایسے سوالات بھی آتے ہیں جن کے درسالے میں اس سے قبل جوابات شائع ہو چکے ہوتے ہیں۔ایسے سوالات کے جوابات دوبارہ شائع نہیں کئے جاتے۔اس شمارے کیلئے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

سوالات

سوال نمبر۱: کچھ بھی خرچ ہوئے بغیر جھوٹا گوشوارہ پیش کر کے ٹی اے، ڈی اے وصول کرنا کیسا ہے۔

سائل لیاقت علی چیلوی، اسلام آباد

سوال نمبر۲: وضو کر چکنے کے بعد آغاز نماز سے قبل یا نماز پڑھنے کے دوران گاڑھا سا پانی نکل آتا ہے۔ اس سے وضو کا خاتمہ ہوگا یا نہیں۔ نیز وضو کر کے گیلا ہاتھ سر پر پھیرنا کیسا ہے۔

سائل اے، کے، ایس گانچھے

سوال نمبر۳: روزے کی حالت میں مسواک کرنے سے خون نکل آئے تو اس سے روزے پر کیا اثر پڑے گا۔

سائل محمد باقر پرنسپل سرمیکی

سوال نمبر۴: بیٹوں میں تقسیم کرنے کے بعد باپ نے اپنے خرچ وغیرہ کیلئے کچھ جائداد اپنے پاس رکھی۔باپ کے انتقال کر جانے کے بعد باپ کی مذکورہ جائداد کی شرعی تقسیم کیسے ہوگی۔جبکہ اس کا ایک بیٹا زندہ موجود ہے اور دوسرا بیٹا باپ سے پہلے انتقال کر گیا ہے اور اس کی اولاد موجود ہیں۔

سائل صوبیدار محمد خان مونٹین بیری 450

سوال نمبر۵: نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ اور دیگر پڑھی جانے والی دعائیں سراً پڑھنا متعین ہے یا جہراً۔

سائل شیر علی کاشف متعلم مدرسہ شاہ ہمدان، سکردو

جوابات

جواب نمبر۱: بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس قدر اخراجات برداشت کر چکا ہو اسی قدر گوشوارہ پیش کر کے ٹی اے ڈی اے وصول کرنا ضروری ہے۔اخراجات کی مقدار سے بڑھ کر گوشوارہ پیش کرنے کو شرعی جواز ملنے کا کوئی شرعی ضابطہ کلیہ موجود نہیں ہے۔

جواب نمبر۲: بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس قسم کے واقعے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

1: نماز گزار کو جریان کی بیماری لاحق ہے۔ جریان کا حکم شرعاً مذی جیسا ہے۔لہذا اس سے وضو کا خاتمہ لازم نہیں آئے گا۔

نماز گزار اطمینان سے اپنی نماز پوری کرے۔

۲۔ یہ مذی ہے۔ اس سے نہ وضو پر کوئی برا اثر پڑے گا اور نہ ہی نماز میں کوئی خرابی پیدا ہوگی۔ وضو کر کے گیلا ہاتھ سر پر پھیرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جواب نمبر ۳: بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزے کی حالت میں مسواک کرنے سے مسوڑوں سے خون نکلتا ہو تو مسواک نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ خون کا نکلنا روزہ دار کے حق میں مزید کمزوری کا باعث ہے۔ اس میں کراہت کا پہلو نمایاں ہے۔ روزہ اس رفو چکر نہیں ہوگا۔

جواب نمبر ۴: بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال سو فیصد درست ہونے کی صورت میں باپ کی مذکورہ جائداد اس لڑکے کو ملے گی جو زندہ موجود ہے۔ باپ سے پہلے انتقال کر جانے والے لڑکے کی اولاد کو باپ کی مذکورہ جائداد سے شرعاً کچھ بھی نہیں ملے گا۔ کیونکہ اصول میراث کے مطابق اولاد کی موجودگی میں اولاد کی اولاد کو وارث نہیں ملا کرتا۔ باپ کیلئے اس کی زندگی میں پوتوں کی طرف سے خرچ دیا جانا ایک قسم کا بے لوث احسان ہے اور یہ خوش اخلاقی کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ تاہم یہ حصول ارث کا شرعاً سبب نہیں۔

جواب نمبر ۵: بسم اللہ الرحمن الرحیم

شریعت محمدیہ کی رو سے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ اور دیگر پڑھی جانے والی دعا میں سراً پڑھنا متعین ہے۔ ان کو جہراً پڑھنا واضح طور پر شریعت محمدیہ کی خلاف ورزی ہے۔ شریعت محمدیہ کی خلاف ورزی کا نتیجہ سب کے سامنے ہے۔

امید ہے کہ سائلین حضرات ہمارے جوابات سے مطمئن ہوں گے

نوائے صوفیہ

علی حسین تروپ شکر

صحافت کا اک عنوان جلی میرا نوائے صوفیہ
حقیقت ہے کہ درسِ زندگی میرا نوائے صوفیہ
بحمداللہ ہوا روشن زمانے کا ہر اک گوشہ
تصوف کی مکمل روشنی میرا نوائے صوفیہ
نہ کیوں قلب و نظر کی روشنی بن جائے دنیا کے
خدا شاہد سراپا روشنی میرا نوائے صوفیہ
مزین ہر ورق اس کا ہے گلہائے حقیقت سے
قسم رب کی سراپا تازگی میرا نوائے صوفیہ
اگر اہل تصوف کے لئے تسکین جاں ہے یہ
تو سرتاج جرائد بھی یہی نوائے صوفیہ
ہے دنیائے تصوف پر ابوالعرفان کا یہ احسان
کہ جن کا عشق ہی میرا نوائے صوفیہ
تکلف برطرف حق ہے یہی اہل تصوف ہ
بہر صورت نہایت دینی میرا نوائے صوفیہ

ہے درخشاں آج بھی روئے زمین پر نور بخش
ہر سو ہے جلوہ نما روشن ستارہ نور بخش

محمد علی شاہین رپلدوی

> دستار کی ہر پیچ کی تحقیق ہے لازم
> ہر صاحب دستار معزز نہیں ہوتا

نوائے صوفیہ میں مضمون کی اشاعت کے لئے ماخذ کتب کا حوالہ درج ہونا لازمی ہے۔ بصورت دیگر مضمون ناقابل اشاعت تصور ہوگا۔

شعر و سخن

پیار کیجیے!

مرد کہستانی

اب دل سے دل ملا کے ذرا پیار کیجیے
بے کار نفرتوں کا نہ اظہار کیجیے

کرنی ہے وہ جو گھر کا بھی دروازہ بھیڑ کر
ایسی نہ گفتگو سرِ بازار کیجیے

اب صبحِ نو ہے تیرگیٔ شب ہوئی تمام
اپنی بھی روحِ خفتہ کو بیدار کیجیے

شب خون میرے شہر پہ مارا تھا جس نے کل
لشکر وہ آپ ہی کا تھا اقرار کیجیے

اک نقطۂ انا کے تعاقب میں روز و شب
گردش نہ مثلِ گردشِ پرکار کیجیے

خونِ خلوص خلق سے ہولی نہ کھیلیے
زندہ نہ پھر سے سنتِ تاتار کیجیے

تم ناخدا بنے ہو اگر اتفاق سے
دلگیر ہی بھنور کی ذرا پار کیجیے

آئینہ ہے کلام ہی معیارِ ذات کا
دشنام سے نہ خود کو سبکسار کیجیے

مت کھوئیے وقار نگاہوں میں خلق کی
ان کو نہ اپنے نام سے بیزار کیجیے

آئے وہ جس سے حرفِ تقدس پہ آپ کے
لکھوا کے حرف وہ نہ گنہگار کیجیے

جو قدرتی حلیف ہے اس سے ہی جنگ کو
تیغ و تفنگ روز نہ تیار کیجیے

ہم نے ابھی تو کلمۂ حق بھی نہیں کہا
ناحق نہ سازشِ رسن و دار کیجیے

ملت کا گر مفاد مقدم ہے ذات پر
قربان آپ اپنا ہی پندار کیجیے

اندھے بھی جس کو دور سے پہچاننے لگیں
مت یوں نمودِ جبہ و دستار کیجیے

مضمر ہو جس میں اپنی ہی رسوائی وہ خبر
ہرگز نہ زیبِ سرخیٔ اخبار کیجیے

تحقیق کیجیے جو حقیقت کی ہے تلاش
تردید کیجیے نہ ہی تکرار کیجیے

وہ نور جو ہے تیرگیٔ دہر کی امید
اس نور کو بگاڑ کے مت نار کیجیے

دونوں ہی انتظار میں خانقاہ و دیر
تسبیح اختیار کہ زنار کیجیے

جس سے فضائے دہر کی آلودگی بڑھے
تقریر اس قدر نہ دھواں دار کیجیے

بجا ہے تیرے عشق پہ کانٹوں کو اعتراض ۔ اے خوش گلو تمیزِ گل و خار کیجیے
صحرا کی راہ لیجیے دل میں اٹھے جو ہوک ۔ چپکے سے یہ دامن بہار کیجیے
کل آپ ہی ملے تھے ہمیں کوئے غیر میں ۔ پہچانیے جناب نظر چار کیجیے
خلقِ خدا ہے آپ کی باتوں سے تلخ کام ۔ کچھ پاسِ خاطر جب و جار کیجیے
دنیا میں ہے تمام عوارض کی جڑ حسد ۔ ناحق نہ اپنے قلب کو بیمار کیجیے
وعدہ کیا تھا پار لگانے کا آپ نے ۔ کشتی کو مت حوالۂ منجدھار کیجیے
ملاح ہم سے چھین کے پتوار چل دیا ۔ اب اپنے بازوؤں کو ہی پتوار کیجیے
ہم پہ تو کفر و شرک کا فتویٰ لگا دیا ۔ ایماں کا اپنے اب یونہی اظہار کیجیے
ہاں تھامیے دلیل کی شمشیر ہاتھ میں ۔ پر تیغ دم سے پشت پہ مت وار کیجیے
بے شک ہزار قرب کا دعویٰ کرے مگر ۔ مت مارِ آستیں کو کبھی یار کیجیے
دینِ خدا کی سمت جہاں کو بلائیے ۔ پر دین پر عمل کو نہ دشوار کیجیے
سچ اپنے جھوٹ کو نہ بتانے کے واسطے ۔ برہان اور دلیل کی بھرمار کیجیے
خوف و طمع کے سامنے مت سر جھکائیے ۔ ہرگز نہ حق کی بات کا انکار کیجیے
ہاتھوں کو اپنے دستِ ستم مت بنائیے ۔ اور مت زباں کی دیوار کیجیے
[illegible] گیا ہوں بغض و تعصب کی آگ میں ۔ میرے خدا اس آگ کو گلزار کیجیے
اصنام رنگ و نسل بنائے نہ جائیں تو ۔ نفرت کو اب نہ قافلہ سالار کیجیے
اہلِ چمن ہیں امن و محبت کے خواستگار ۔ ان کو نہ آپ برسرِ پیکار کیجیے
الزام ہم پہ نفرت و وحشت کا لگ چکا ۔ اسلام کو نہ اور نگوں سار کیجیے
پڑھیے یہ نظم رکھ کے لغت کی کتاب پاس ۔ غور ایک ایک بیت پہ سو بار کیجیے
سچ ہے کہ ہم نے بھینس کے آگے بجائی بین ۔ یہ سوچ کر کہ صدق کا اظہار کیجیے
اہلِ جدل ہیں لوگ تو ہم اہلِ امن ہیں ۔ ان کی طرح قلم کو نہ تلوار کیجیے
اہلِ قلم سے مردِ کہستاں کا التماس ۔ اس مست خواب شہر کو بیدار کیجیے

اخبار التصوف

دنیائے تصوف کی خبریں

مجاہد حسین کاوش

☆: کھسیانی بلی کھمبا نوچے:

ہمارے پاس گذشتہ سالوں سے گمنام خطوط کی آمد کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔ بعض عناصر نے اپنے رنگین اور سطحی مندرجات والے خطوط کو ہمارے بعض مخلص دوستوں سے منسوب کرنے کی حماقت بھی کی ہے۔ اس دفعہ جب نوائے صوفیہ ماہ ستمبر ۲۰۰۲، شمارہ نمبر ۱۷ شائع ہوا تو حق کی کڑوی کڑوی گولیاں بعض حضرات کے دلوں کو چیرتی ہوئی ان کے دماغوں سے پار ہو گئیں۔ حق کڑوا ہوتا ہے۔ اہل ایمان کے لیے حق گوئی سے کسی قسم کی گھبراہٹ پیدا نہیں ہوتی ہے۔ ہم ان گمنام خطوط سے نالاں نہیں ہیں۔ نوائے صوفیہ شمارہ نمبر ۱۷ سے متاثر ہو کر کراچی سے دو پیران طریقت کی طرف سے ہمارے نام دو خطوط آئے ہیں۔ ایک پیر طریقت نے اپنا اسم گرامی سید ارشاد حسین کاظمی، نیو کراچی لکھا ہے اور پورا پتہ نہیں لکھا ہے۔ دوسرے پیر طریقت نے اپنا اسم گرامی عرفان محمد بلتستانی مقیم کراچی لیاری لکھا ہے اور پتہ پورا نہیں لکھا ہے۔ دونوں پیران طریقت کے خطوط کے مندرجات یکساں ہیں۔ میں ان دونوں پیران طریقت کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے تمغہ جرأت سے نوازا ہے۔ میں ان سے مؤدبانہ التماس کرتا ہوں کہ وہ اپنے مکمل کوائف بھیجیں تاکہ ان کے خطوط پر مناسب تبصرہ کیا جا سکے۔ یاد رکھئے کہ ہم انہونی باتوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے والے ہیں اور ہونے والی حق باتوں کا ڈنکے کی چوٹ پر اظہار کرنے والے ہیں۔

ساری دنیا آپ کی حامی ہی
ہر قدم پر مجھ کو ناکامی ہی
نیک نام ایمان ہی رکھے خدا
ظلم کے حلقے میں بدنامی ہی

فقط: بقلم خود۔

محمد بشیر فاضل عربی،

مدیر اعلیٰ نوائے صوفیہ

☆: مدرسہ شاہ ہمدان سکردو میں جشن مولود کعبہ:

۲۱ ستمبر بمطابق ۱۳ رجب المرجب کو مسجد شاہ ہمدان سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو میں تنظیم طلبا، شاہ ہمدان کے زیر اہتمام بسلسلۂ یوم ولادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ و حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں عوام الناس کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ جلسے کا آغاز قاری ثناء اللہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے شاہد حسین براہوی نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ بعد ازاں

جناب محمد حسین سہیل، غلام علی، محمد علی اور تنظیم طلباء شاہ ہمدان کے صدر عبدالسلام نے حضرت علی اور حضرت شاہ ہمدان کے حالات زندگی، فضائل ومناقب اور سیرت وکردار پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جبکہ حفیظ اللہ، محمد شاہ اور مظاہر حسین نے قصائد پیش کئے۔ مدرسہ شاہ ہمدان کے مہتمم جناب دولت علی صاحب نے شاہ ہمدانؒ کے کشمیر بلتستان میں تبلیغ واشاعت اسلام پر تقریر کرتے ہوئے اس پر زور دیا کہ آج کے مبلغین کو شاہ ہمدان کے انداز تبلیغ اپنانے کی اشد ضرورت ہے۔ آخر میں مولانا غلام مہدی معروف صاحب کے دعائیہ کلمات سے جلسے کا اختتام ہوا۔

رپورٹ: علی حسن خپلوی،

معلم مدرسہ شاہ ہمدان، سکردو

☆: مولانا خادم حسین وصال فرما گئے:

ؐ انا للہ وانا الیہ راجعون ؐ

ممتاز عالم دین، شیریں بیان مقرر، جامعہ نوربخشیہ شگر کے پرنسپل، کتاب احوال وآثار شاہ سید محمد نوربخش کے مصنف، ممبر علماء سپریم کونسل مولانا خادم حسین پندوی گذشتہ دنوں وصال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا خادم حسین مسلک نوربخشیہ کا عظیم سرمایہ تھے۔ بے لوث مذہبی خدمات کے حوالے سے آپ ایک نامور عالم دین تھے۔ وہ جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ لاہور، نیو کراچی اور محمود آباد میں ایک طویل عرصہ تک خطابت وامامت کے فرائض انجام دیتے رہے تھے۔ جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ محمود آباد کے ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کے بعد بعد آپ بلتستان تشریف لے گئے اور علاقہ شگر میں مدرس وخطیب کی حیثیت سے دین اسلام کی آبیاری کی خاطر ہمہ شب وروز مصروف عمل رہے۔ آپ علوم اسلامیہ کے قابل قدر مدرس اور معلم تھے۔ آپ دلپذیر اور اثر انگیز خطیب اور مقرر تھے۔ خدمت دین کے سلسلے میں ان کی درخشاں خدمات ناقابل فراموش رہیں گی۔ رب العزت اپنے حبیب کے صدقے مولانا مرحوم ومغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحوم بزرگوار کی آمادہ سفر دارالبقاء اور ان کے اعلیٰ دینی خدمات کے اعتراف میں شایان شان خراج عقیدت کے طور پر مورخہ ۔۔۔۔ بروز جمعہ کو اسلام آباد میں مقیم نوربخشی پیروکاروں نے قرآن خوانی کا اہتمام کیا۔ جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ شرکاء نے مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت اور ان کے دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کئے۔ بعد نماز عشاء جملہ نوربخشیوں کو کھانا کھلانے کا بھی بندوبست کیا گیا تھا۔

برسوں کی ریاضت سے اک لمحہ ہے وہ بہتر
جو تم نے گزارا ہے انسان کی خدمت میں

رپورٹ: ایم ایچ کاوش،

اسلام آباد۔

☆ خانقاہ معلی گلاب پور شگر میں جشن مولود کعبہ:

۱۳ رجب المرجب کو خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ گلاب پور شگر میں ایک عظیم الشان جلسہ بسلسلہ جشن مولود کعبہ حضرت علیؑ وولادت باسعادت حضرت شاہ ہمدان علی ثانی روایتی جوش وجذبے کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ اس پاک محفل کی صدارت قبلہ سید نواز حسین تھگوی صاحب پیر صوفیہ نوربخشیہ فرما رہے تھے۔ جبکہ مہمان خصوصی کی مسند پر عزت مآب مفتی اعظم مفتی علی محمد ہادی صاحب جلوہ افروز تھے۔ تقریب کے آغاز کا شرف مولانا جعفر علی مدرس خانقاہ معلی کو حاصل

ہوا۔ جبکہ بارگاہ رسالت میں مدح سرائی طالب علم محمد اقبال کی نصیب میں آئی۔ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اسماعیل نے کہا کہ ہمیں قرآن اور اہلبیت اطہار کی صحیح معنوں میں پیروی کرنا چاہئے۔ اس کے بعد مولانا محمد تقی حیدری نے دوران تقریر شان علی میں اشعار سنا کر اہل محفل سے خوب داد و تحسین حاصل کی۔ ان کے بعد معروف شاعر احسان دانش نے مدح حضرت علی پیش کیا۔ جلسے کے مہمان خصوصی مفتی اعظم علی محمد ہادی نے اپنے خطاب میں کہا کہ بے شک قرآن واہلبیت ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ لیکن اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم صرف زبانی علی علی کی رٹ لگانے کی بجائے عملاً سیرت علی پر عمل پیرا ہونے کی جستجو کرے۔

قرآن میں بھی صاف الفاظ میں لکھا ہوا ہے کہ جب تک بندے کے اندر مجاہدہ، صبر، تقویٰ اور شکر و رضا نہیں آجاتا اس وقت تک بندے کو حقیقی راہ اور خالق کی خوشنودی حاصل نہیں ہوسکتی۔ آخر میں صدر جلسہ پیر صوفیہ نوربخشیہ حاجی الحرمین والشریفین السید پیر نواز حسین سکیوی صاحب نے خطبہ صدارت پیش کیا۔ انہوں نے اپنے مخصوص انداز خطابت میں آیہ شریفہ لما تقولون ما لا تفعلون کی عرفانی تفسیر کے ضمن میں فرمایا۔ کہ آج کل کے دور میں زبان کی حد تک امام کو ماننے کی دعویداری ڈنکے کی چوٹ پر کی جارہی ہے جبکہ سیرت آئمہ کی روشنی میں عمل و ریاضت کا اہتمام کیا جائے تو آنکھوں میں کانٹوں کا نا کھٹکتا ہے۔ آئمہ دین کے مقاصد حیات کیا رہے تھے اور انکی تعلیمات کن امور پر زور دیتی ہیں۔ انکی سیرت سے ہمیں کس قسم کی رہنمائی مل سکتی ہے۔ دعویدار لوگ اس بارے میں بالکل بیگانگی اختیار کررہے ہیں۔ اور ان کی خواہش ہے کہ مسلک نوربخشیہ سے عمل و ریاضت کے تشخصات کا خاتمہ ہو۔ پیر صاحب نے اختتام میں فرمایا کہ صرف اور صرف صوفیہ نوربخشیہ کی پلیٹ فارم پر متحد ہو کر ہم حقیقی معنوں میں قرآن و حدیث اور اہلبیت اطہار کی تعلیمات پر کماحقہ عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔ ماسٹر عبدالرحمن نے پیغمبرؐ و آل پیغمبرؐ پر درود و سلام پیش کیا۔ اس طرح یہ جلسہ پیر صاحب کی دعائے خیر اور درود و سلام کی گونج میں اختتام پذیر ہوا۔

رپورٹ: محمد اسلم

نائب صدر این وائی ایف

☆: این وائی ایف لاہور یونٹ کی تنظیم نو:

آج مورخہ ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۲ء کو بعد از نماز جمعہ نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ مقیم لاہور کی ایک میٹنگ جامع مسجد لاہور میں منعقد ہوئی۔ جس میں کثیر تعداد میں نوجوانوں اور بزرگوں نے شرکت کی۔ میٹنگ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ جس کا شرف بو نثار حسین نے حاصل کیا۔ اس کے بعد نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن لاہور یونٹ کی تنظیم نو کی گئی۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

صدر	احمد علی عارف
نائب صدر	خادم حسین اخوندزادہ
جنرل سیکریٹری	انجینئر محمد اسماعیل
جوائنٹ سیکریٹری	انجینئر محمد حسین آزاد
رابطہ سیکریٹری	اشرف حسین تھلوی
سیکریٹری نشر واشاعت	علی حسن شگری
ڈپٹی سیکریٹری نشر واشاعت	محمد ابراہیم
آفس سیکریٹری	سجاد حسین

کونسل آف گائیڈنس:

ڈاکٹر عبدالکریم صاحب، ڈائریکٹر فاریسٹ سروسز پنجاب لاہور

مولانا محمد علی صاحب، پیش امام جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ لاہور

عارف حسین صاحب، ڈپٹی ڈائریکٹر آثار قدیمہ۔ لاہور

ایڈووکیٹ غلام حسین صاحب، لاہور

رپورٹ: علی حسن شگری

☆: اسلامی نظریاتی کونسل کا مستحسن اقدام:

پاکستان میں مروجہ قوانین کو اسلامی نظریۂ حیات کے مطابق ڈھالنے کیلئے ایک اسلامی کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کا نام اسلامی نظریاتی کونسل رکھا گیا۔ ۱۹۸۱ء میں اس کی تشکیل نو کی گئی اور اس کے ارکان کی تعداد 20 مقرر کر دی گئی۔ ہر رکن کیلئے قرآن، حدیث، فقہ اور دوسرے دنیاوی علوم پر عبور حاصل ہونا لازمی قرار پایا تا کہ کونسل کے فیصلے شرعی لحاظ سے مکمل ہوں۔

اسلامی نظریاتی کونسل وفاقی حکومت کا ایک اہم ادارہ ہے جس کے دائرہ کار میں اسلام سے متصادم معاملات پر غور و خوص کے بعد کاروائی کی غرض سے اپنی سفارشات حکومت کو پیش کر دی جاتی ہیں۔ باخبر ذرائع کے مطابق متنازعہ عقائد پر مبنی کتاب ''سیرۃ معصومین'' پر فرقہ جعفریہ اور اہلسنت والجماعت کے بیس کے قریب علماء کرام جو کہ کونسل کے ممبران ہیں، نے اپنے تین روزہ اجلاس میں تفصیلی غور و خوص کے بعد متفقہ طور پر فیصلہ جاری کیا ہے۔ کونسل کی طرف سے ایک خفیہ فیصلہ متعلقہ اداروں کو بھیج دیا گیا ہے اور اسی فیصلہ کی روشنی میں حکومت سندھ نے مصنف کے خلاف کاروائی کا آغاز کر دیا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے فیصلہ کی تفصیل اگلے شمارے میں شائع کر دی جائے گی۔

رپورٹ: ایم ایچ کاوش

☆: تنظیم طلباء شاہ ہمدانؒ، سکردو کی تنظیم نو:

مورخہ ۵ ستمبر کو مدرسہ شاہ ہمدان سکردو میں تنظیم طلباء شاہ ہمدان کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تنظیم طلباء شاہ ہمدان کی تنظیم نو کی گئی۔ تنظیم کے عہدیداران مندرجہ ذیل ہیں۔

نگران اعلیٰ	سید حسن شاہ دسمیکی
صدر	عبدالسلام شگری
جنرل سیکریٹری	علی حسن چھاوی
فنانس سیکریٹری	محمد علی براہوی
رابطہ سیکریٹری	نور حسن چھاوی
سیکریٹری نشر و اشاعت	فضل علی

رپورٹ: علی حسن جنرل سیکریٹری،
تنظیم طلباء شاہ ہمدان، سکردو

☆: قرارداد مذمت:

مورخہ ۲۶ جولائی 2002ء، بروز جمعہ لاہور میں علماء کرام، زعماء، ڈاکٹرز اور نوجوانوں کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت صدر انجمن نوربخشیہ لاہور منعقد ہوا جس میں شیخ سکندر حسین کی کتاب سیرۃ معصومین میں مندرج اسلامی عقائد سے متصادم نکات پر تفصیلی غور و خوص ہوا اور متفقہ طور پر اعلان و اقرار کیا کہ حال ہی میں شیخ سکندر حسین کی تالیف کردہ کتاب سیرۃ معصومین جس میں اہل نوربخشیہ کے ہاں مسلمہ عقیدہ قرآن کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی ایسی باتیں تحریر کی ہیں جن کا کسی بھی نوربخشی بزرگان کی کتاب میں ذکر نہیں۔ شیخ سکندر کی مذکورہ تحریر مذہب صوفیہ نوربخشیہ کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی ناپاک سازش ہے اس سے ہمارے علاوہ پوری ملت اسلامیہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ جس کی ہم تمام بھرپور

مذمت کرتے ہیں۔ نوربخشیوں کا عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن ہر لحاظ سے مکمل اور بغیر کسی تغیر وتبدل کے مسلمانانِ عالم کے پاس موجود ہے اور اس پر ہمارا غیر متزلزل ایمان ہے کیونکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود رب العزت نے اٹھا رکھی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون اس کے باوجود اگر کوئی حفاظت قرآن کے کسی پہلو پر بھی شک کا اظہار کرے وہ مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں۔

رپورٹ: علی حسن شگری

☆: سلطان علی چھوربٹی کا اعزاز:

مورخہ 22 جون کو بونجی سینٹر میں پاسنگ آؤٹ پریڈ منعقد ہوئی۔ جس میں میجر جنرل ندیم احمد صاحب بطور مہمان خصوصی تشریف لائے۔ انہوں نے سلطان علی چھوربٹی کو مجموعی طور پر بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر مبلغ دس ہزار روپیہ، ایک میڈل اور ایک تعریفی سرٹیفکیٹ عطا کیا۔ یاد رہے کہ یہ اعزاز اہل بلتستان خصوصاً اہل صوفیہ نوربخشیہ کے لئے قابل فخر ہے۔ موصوف نہایت دیندار اور فرض شناس نوجوان ہے۔ اپنے سرکاری فرائض کے علاوہ مساجد کی خدمات اور فلاحی کاموں میں بھی پیش پیش رہتے ہیں۔ انہی کارہائے خیر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس اعزاز سے نوازا ہے۔

رپورٹ: موسیٰ علی کلیم کھرکوی

این ایل آئی رجمنٹ سنٹر بونجی۔

* شاگرد رشید عزیزم سلطان علی کا اعزاز قابل ستائش وباعث فخر ہے۔ رب العزت نوربخشی جوانوں کو تعمیر شخصیت وفلاح انسانیت کے سفر میں روز افزوں ترقی عطا فرما۔ دعا گو: ایم ایچ کاوش۔

☆: ہادی علی تمنا صحت یاب ہوگئے:

این وائی ایف شگر کے سینئر رکن ہادی علی تمنا سلطر وگونما گیا نگ نالہ میں فنشی کی حیثیت سے پاک فوج کے ساتھ وطن کی پاسبانی کر رہے تھے۔ 24 اگست کی رات 9 بجے بھارت کے بزدل فوج کی طرف سے اچانک گولہ باری شروع ہوگئی جس سے دس پورٹر کے علاوہ ہادی علی تمنا بھی زخمی ہوگئے تھے۔ سی ایم ایچ سلطر وگونما میں ایک ہفتہ زیر علاج رکھنے کے بعد فارغ کر دیا گیا۔ صحت یابی کے بعد علاقہ شگر کے معززین نے ہادی علی تمنا کے گھر جا کر عیادت کی۔

رپورٹ: مولانا نثار علی ابدالی

سیکریٹری نشر واشاعت

این وائی ایف گلاب پور شگر

☆: کریس میں تخریب کاری کا واقعہ:

گذشتہ دنوں اطلاع ملی کہ نامعلوم سماج دشمن عناصر نے پیر سید محمد شاہ نورانی کی گاڑی کو آگ لگا دی ہے۔ ادارہ نوائے صوفیہ شروع ہی دن سے اتحاد بین المسلمین کا داعی رہا ہے۔ لہذا وحدت ملی اور خطے کے امن میں خلل پذیر ہونے والی اس قسم کے شرانگیز کاروائیوں کی بھرپور مذمت کرتی ہے۔ دو مہینے پہلے سکردو اور علاقہ شگر میں چند شرپسندوں نے وال چاکنگ بھی کی تھی۔ اس قسم کی شرانگیزی وطن اور مذہب سے لگاؤ رکھنے والے کسی بھی فرد کی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ لہذا اس قسم کے واقعات میں ملوث عناصر کا کھوج لگا کر سخت سزا دی جائے تاکہ علاقے میں بڑھتی ہوئی سراسیمگی کو روکا جا سکے۔

رپورٹ: ایم ایچ کاوش

اسلام آباد۔

☆☆: شب معراج کی محفل عید:

۱۴ اکتوبر بمطابق ۲۹ رجب المرجب، شب جمعہ کو اسلام آباد کے جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ میں شب معراج کے حوالے سے ایک محفل منعقد ہوئی۔ حضرت علامہ محمد بشیر صاحب نے سامعین سے فکر انگیز تقریر میں کہا کہ واقعہ معراج اللہ کی عظیم نشانی اور نبی آخرالزمان کا بہت بڑا معجزہ ہے۔ انہوں نے ادائیگی نماز کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ مومن کی معراج نماز ہے۔ ہمارے پیارے نبیؐ نے معراج سے واپسی پر امت کیلئے پانچ وقت کی نماز تحفہ میں لے کر تشریف لائے تھے۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ مسلمان ہونے کے ناطے ہم اپنی معراج کا خود بندوبست کریں، نماز کی پابندی کریں اور نماز نہ چھوڑیں۔

رپورٹ: ایم کے سرور

نمائندہ نوائے صوفیہ،

اسلام آباد

☆: آل براہ ویلفیئر آرگنائزیشن کا قیام:

براہ ہاؤس اسلام آباد میں آل براہ ویلفیئر آرگنائزیشن کی ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ پنڈی، اسلام آباد میں مقیم براہ کے کثیر تعداد میں جوانوں نے شرکت کی۔ میٹنگ میں راولپنڈی، اسلام آباد میں ایک مسافر خانہ کے قیام زیر غور لایا گیا۔ تمام جوانوں نے حجاج کرام، زائرین اور طالب علموں کو درپیش مسائل کے پیش نظر ایک مسافر خانہ بنانے کا فیصلہ کیا۔ اس کے لئے باقاعدہ چندہ مہم شروع کردی گئی ہے۔ اراکین نے کہا کہ کوئی بھی ادارہ اپنی انفرادی کوشش سے مقاصد حاصل نہیں کرسکتے۔ بلکہ اجتماعی تعاون کے ذریعے ہی مقاصد کی برآوری ممکن ہے۔

تنظیم کے عہدیداروں کے نام حسب ذیل ہیں۔

سرپرست اعلیٰ	علامہ محمد بشیر صاحب
صدر	محمد بلال غازی
نائب صدر	ممتاز علی
جنرل سیکریٹری	غلام مہدی
ڈپٹی جنرل سیکریٹری	محمد حسین
فنانس سیکریٹری	بوانعام نبی صوفی
ڈپٹی فنانس	عبدالرشید صوفی
رابطہ سیکریٹری	انجینئر اعجاز حسین
جوائنٹ سیکریٹری	عابد علی
پریس سیکریٹری	انجینئر غلام نبی

رپورٹ: انجینئر غلام نبی

پریس سیکریٹری

آل براہ ویلفیئر آرگنائزیشن

☆تعزیتی اجلاس☆

آج مورخہ 27 ستمبر 2002ء کو بعد از نماز جمعہ این وائی ایف کلاب پورشیگر کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا خادم حسین چندوی کی اچانک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ اس موقع پر این وائی ایف کے تمام عہدیداروں نے شرکت کی اور اپنے اپنے خطاب میں کہا کہ مرحوم ایک نہایت باکردار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ نے شگر میں ایک مدرس کی حیثیت سے ملت صوفیہ نوربخشیہ کی تعلیمات کو عوام تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ مرحوم کو اہل تصوف سے انتہائی دلی لگاؤ بھی تھا۔ اجلاس میں این وائی ایف کے چیئرمین سید ممتاز حسین سخیوی، صدر اکبر جاوید

ابدالی، نائب صدر محمد اسلم، جنرل سیکریٹری ہادی علی تمنا، فنانس سیکریٹری حیدر علی، رابطہ سیکریٹری محمد شریف رضوی کے علاوہ کثیر تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی۔ آخر میں مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی اور مرحوم کے جملہ لواحقین سے صبر وتحمل کی استدعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

رپورٹ: ہادی علی تمنا

جنرل سیکریٹری

این وائی ایف، گلاب پور شگر

☆: جشن ولادت سرخیل اولیاء:

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں مرجع صوفیا، سرخیل اولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت باسعادت انتہائی عقیدت واحترام سے منائی گئی۔ راولپنڈی اور اسلام آباد مقیم اہل تصوف کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ قصیدہ خوانوں نے شان علیؑ میں منقبت پیش کی۔ بلتستان سے آئے ہوئے نامور عالم دین علی محمد محمدی نے سامعین سے ایمان افروز خطاب میں کہا کہ سیرت علیؑ میں مسلمانوں کیلئے بہترین طرز حیات موجود ہے۔

رپورٹ: ایم ایچ کاوش

اسلام آباد۔

☆: طلباء کمیٹی کا مذمتی اجلاس:

مورخہ ۳۰ ستمبر کو منظور کالونی کراچی میں صوفیہ نوربخشیہ کے طلباء کا ایک مذمتی اجلاس ہوا۔ جس میں کثیر تعداد طلباء نے شرکت کی۔ اجلاس میں شاتم رسول شیخ سکندر کے ناپاک عزائم اور غلیظ نظریات واعتقادات کی سخت الفاظ میں مذمت کی۔ مقررین نے علماء صوفیہ نوربخشیہ، علماء، سپریم کونسل اور غیور نوربخشی عوام کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ جنہوں نے منکر قرآن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ شخص حقیقی معنوں میں نوربخشی ہوتا تو فقہ الاحوط کے احکامات میں بھی تحریف وترمیم کرنے کی بھی جرأت نہ کرتا۔ افسوس اس ملحد وزندیق آدمی نے اپنی شرانگیزی سے حضرت غوث المتاخرین کو بھی نہیں بخشا۔ جنہوں نے واپس الشریعۃ المحمدیہ کما کانت فی زمانہ کے بانگ دہل پر برحق ومکمل عقائد وتعلیمات اسلامیہ کی تشہیر کی تھی۔ مقررین نے کہا کہ شیخ سکندر نے قرآن، رسالتؐ، صحابہؓ وآئمہ کرامؑ اور ختم نبوتؐ کے بارے میں انتہائی نازیبا کلمات ادا کر کے مسلمانان عالم کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔

اس بنا پر جگہ جگہ سے سکندر کی مذمت اور اسے سزا دلانے کی اپیلیں آرہی ہیں۔ اس کے باوجود شمالی علاقہ جات کی انتظامیہ کا شیخ سکندر کی سرپرستی کرنا قابل مذمت ہے۔ اجلاس میں ارض شمال کے مقامی پریس کے جانبدارانہ رویے کی بھی سخت مذمت کی۔ کیونکہ ہفت روزہ سیاچن کے علاوہ کسی بھی مقامی اخبار نے حالیہ واقعات کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ بلکہ اس کے برعکس ان اخباروں نے مکمل طور پر اس کی سرپرستی اور جانبدارانہ رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ یہ طرز عمل ارض شمال کے مسلمانوں کیلئے باعث تشویش ہے۔ اجلاس سے عابد حسین شگری، سلمان علی شگری، عبدالحمید خاور، محمد حسین چھوربٹ، غلام محمد، اعجاز حسین اور محمد اقبال نے بھی خطاب کیے۔

منجانب: طلباء کمیٹی بلتستان مقیم کراچی

رپورٹ: سلمان علی شگری

اینڈ عبدالحمید خاور

(بقیہ خبریں صفحہ نمبر ۳۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

نامۂ سالک

قارئین کے خطوط

غلام مہدی تصوفی

محترمی حضرت علامہ محمد بشیر صاحب

السلام علیکم! ایک مضمون برائے اشاعت ارسال خدمت ہے۔ اکتوبر کے ایڈیشن میں شامل طبع فرمائیں۔ حضور کی بڑی مہربانی ہوگی۔

مخلص۔ محمد زکریا بلتستانی

متعلم جامعہ نعیمیہ اسلامک یونیورسٹی

گڑھی شاہو لاہور

یہ امر باعث افتخار ہے کہ نوربخشی مسلک میں بھی مایہ ناز اہل قلم موجود ہیں جو بلند معیار کے مضامین زیر تحریر لانے پر قدرت رکھتے ہیں۔ بالخصوص گذشتہ شمارے میں حضرت علامہ محمد بشیر صاحب کے مضمون ''دو دائرے'' کے اندر ''اپنے ہاتھوں بے نقاب'' واقعی معنوں میں حقائق سے پردہ اٹھاتا ہے۔ اسی طرح مجاہد حسین کاوش کے مضمون ''سلاسل تصوف اور سلسلۂ نوربخشیہ'' حقیقت کی عکاسی کرتے ہوئے ہمارے سلف صالحین کے عظمت رفتہ یاد دلاتے ہیں۔

محمد باقر گریجویٹ سرمیکی

سرمیک، سکردو

رسالہ نوائے صوفیہ بالعموم عالم اسلام اور بالخصوص دنیائے نوربخشیت کا واحد ترجمان اور علمبردار ہے۔ ہزاروں افراد بشر علم و عرفان کے اس سرچشمہ سے مستفید ہو رہے ہیں۔ محبوب رسالے کی بندش کی بے بنیاد خبر سن کر بہت فکرمند تھا۔ لیکن ستمبر کا شمارہ دیکھ کر پھر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اس مادی دور بھی میں انسانوں کو روحانیت کی طرف مائل کرنے میں نوائے صوفیہ اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ درج ذیل افراد نوائے صوفیہ کے مستقل خریدار بننے کے خواہشمند ہیں۔ ہدیہ ارسال خدمت ہے۔ غلام علی نوری، مولوی عبدالسلام، حاجی محمد چو، صوفی علی محمد ابراہیم پنواری۔

غلام علی نوری اکاؤنٹ

اے جی آفس مشہ بروم

نوائے صوفیہ کے رائٹرز سے التماس ہے کہ تصوف اور بزرگان دین کے حالات، حکایات اور واقعات کے بارے میں بھی مضامین لکھیں۔ ناچیز نے ادارہ کی اپیل پر اپنے ساتھیوں کو مستقل خریدار بنانے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ فی الحال درج ذیل اشخاص سے ۲۰۰ روپے فی نفر جمع کرکے بینک ڈرافٹ کر دیا ہے۔ لہذا اکتوبر سے 15NLI میں ترسیل شروع کر دیں۔

حوالدار محمد قاسم، سید شہاب الدین تھگسوی، میرزا حسین بلے گونڈ، محمد ابراہیم چھوربٹی، محمد اسحاق کھرکوی، محمد بشیر براہوی، عبدالحمید چھوربٹی، راحت حسین دم سی، موسیٰ علی تبسم تلسوی۔

چونکہ نوائے صوفیہ ہی مسلک صوفیہ نوربخشیہ کے استحکام کے لئے کوشاں ہیں لہذا مزید فنڈ کی ضرورت پڑی تو ہم فوجی جوانوں سے چندہ مہم شروع کریں گے۔ نوائے صوفیہ کے تمام قارئین کرام کو سلام عرض ہے۔

حوالدار محمد قاسم 15NLI

سیالکوٹ کینٹ

خریداری نمبر 957

برادرم محمود احمد منکر بلغاری کا ایک مضمون فردوسِ بلتستان ارسال خدمت ہے کسی قریبی شمارے میں جگہ عنایت فرمائیں۔ نوائے صوفیہ کی وساطت سے نوربخشی پیروکاران سے گذارش ہے کہ حالیہ دنوں میں بیرونی ایجنٹوں کی تصنیف شدہ اسلام دشمنی، منکر قرآن، توہین رسالت، بہتان آئمہ پر مشتمل شرانگیز کتاب کی کھلی مذمت کریں۔ نوربخشی دانشوروں، نمائندوں اور رجسٹرڈ انجمنوں سے گذارش ہے کہ ان ناپاک عناصر کو قرار واقعی سزا دلوانے کیلئے حکام بالا اور ارباب اختیار پر اپنا اثر و رسوخ استعمال میں لائیں اور فرداً فرداً صحیح نوربخشی ہونے کا ثبوت دیں۔

مقبول احمد ایڈوکیٹ بلغاری

این ایل آئی لاہور یونٹ کی تنظیم نو کی گئی ہے۔ جس کی رپورٹ ارسال خدمت ہے۔ رسالہ میں شائع فرمائیں۔

علی حسن شگری

سیکریٹری نشر و اشاعت

۱۷۲ لاہور یونٹ

این ایل آئی سنٹر کے تمام نوجوانوں کی طرف سے ڈیرہ دون انڈیا کے مسلمانوں کی دینی درسگاہ کی امداد کیلئے مبلغ -/3,877 روپے منی آرڈر کیا ہے۔ ملنے پر اطلاع دیں۔ یہاں این ایل آئی سنٹر میں نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ کے مورال بہت بلند ہیں۔ ہم آئندہ بھی ڈیرہ دون، دراس اور کرگل میں بسنے والے مسلمانوں کی ہمہ وقت امداد اور ترقی کیلئے کوشش کرتے رہیں گے۔ بونجی کے نوجوانوں کی طرف سے انڈیا کے تمام مسلمان بھائیوں کو سلام عرض۔

نائیک کلرک اعجاز حسین بلغاری

بونجی، گلگت

عسکری زندگی میں شمولیت کے بعد نوائے صوفیہ کا مطالعہ اہم ترین مشغلہ بن گیا ہے۔ پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی گہما گہمی کی وجہ سے ناچیز اب تک نوائے صوفیہ کا ممبر نہ بن سکنے پر مجھے بہت افسوس رہے گا۔ نوائے صوفیہ اہل تصوف کے درمیان رابطے کا واحد ذریعہ ہے۔ دوسرے فرقے کے لوگ بھی اسے شوق سے پڑھتے ہیں اور سلسلہ نوربخشیہ کے بارے میں آگہی حاصل کرتے ہیں۔ نوائے صوفیہ کا مستقل قاری بننا چاہتا ہوں۔ اکتوبر سے میرا نام بھی خریداروں کی لسٹ میں شامل کریں۔ میں اپنی یونٹ میں پہلا نوربخشی فرد ہوں۔ ایسے میں نوائے صوفیہ ہی میرے لئے بہترین ساتھی اور مشعل راہ ثابت ہوگا۔ نوائے صوفیہ کی وساطت سے لداخ وکارگل کے تمام نوربخشی بھائیوں کو سلام۔

بابو محمد ہادی چھوتی

26 سندھ رجمنٹ

سیالکوٹ کینٹ

نوائے صوفیہ کا سینئر قاری ہوں۔ حال ہی میں ٹریننگ مکمل کی ہے۔ انشاءاللہ یونٹ پوسٹنگ ہونے کے فوراً بعد اس روحانی رسالہ کا مستقل خریدار بنوں گا۔ ایک رپورٹ بغرض اشاعت ارسال ہے جو اہل نوربخشیہ کیلئے باعث فخر ہے۔

موسیٰ علی کلیم کھرکوی

این ایل آئی رجمنٹ سنٹر

نوائے صوفیہ باقاعدگی سے پڑھتا ہوں۔ اس کے تمام مضامین دلچسپ، معیاری اور سبق آموز ہیں۔ میں نے بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کراچی کے سالانہ امتحان ''A'' گریڈ میں پاس کیا ہے۔ مارکس شیٹ ارسال خدمت ہے۔

محمد الیاس برقچھن ژھ چیلو

مقیم محمود آباد کراچی

بقیہ: دنیائے تصوف کی خبریں

☆☆: فتنہ پرور شخص کو بے نقاب کیا جائے:

3 ستمبر کے ''اوصاف'' میں جناب ہارون رشید کے کالم ''ناتمام'' کے حوالے سے پتہ چلا کہ کسی فتنہ پرور شخص نے (جس کا نام کالم میں تحریر نہیں کیا گیا اور نہ ہی یہ لکھا کہ وہ کس مسلک سے تعلق جوڑتا ہے) ''آئمہ معصومین'' نامی کتاب میں نہ صرف قرآن پاک کی بے حرمتی کی بلکہ خلیفہ اول حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں بھی گستاخی کی ہے۔ میں مسلک جعفریہ کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اسے ایک ناپاک جسارت سمجھتا ہوں اور تمام جعفریہ برادری کی جانب سے اس کی مذمت کرتا ہوں۔ کیونکہ قرآن پاک ہمارے نزدیک لاریب کتاب الٰہی ہے۔ علاوہ ازیں حضورؐ کے تمام صحابہ کرام عموماً اور حضرت ابوبکرؓ خصوصاً جید صحابی رسولؐ ہونے کے ناطے ہم سب کے لئے بے حد قابل احترام ہیں اور ایسی بے ہودہ جسارت کرنے والا کوئی بھی خبیث چاہے وہ کسی بھی مسلک سے ہونے کا دعویدار ہو قطعاً رعایت کا مستحق نہیں۔ بلکہ فتنہ پرور آدمی ہے۔ اس بات کی تحقیق ہونی چاہئے کہ اس کمبخت نے ایسی بے ہودہ اور فتنہ انگیز جسارت آخر کس مقصد کے لئے کی ہے۔ یقیناً اس آدمی کے پیچھے بعض شرپسند قوتوں کا ہاتھ بھی ہوسکتا ہے۔ خصوصاً قادیانی اور غیر ملکی فتنوں کو بھی اس سلسلے میں خارج از امکان قرار دیا نہیں جا سکتا۔ بہر حال ایسے دشمن اسلام شخص کا بے نقاب ہونا اور اس سے تحقیق کرنا لازمی ہے۔ تاکہ آئندہ ایسی حرکت کی وہ جرأت نہ کر سکے اور مسلمانوں کے درمیان آپس میں نفرت وکدورت نہ بڑھے۔

ظفر حسین نقوی، العباس کالونی۔
ملتان روڈ ڈیرہ اسماعیل خان

(بشکریہ روزنامہ اوصاف 7 ستمبر 2002)

بقیہ: فردوسِ بلتستان

یہ صدمہ ان کی ماں کیلئے جان لیوا ثابت ہوا اور اس نے عشاء کی نماز کے دوران بحالت سجدہ وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اس سانحے کی تفصیل تاریخ جموں، تذکرۃ العلماء، اور محترم ڈاکٹر غازی محمد نعیم کی کتاب میں موجود ہے۔ نوائے صوفیہ میں بھی مولانا پیر سید نواز حسین نجفوی کے قلم فیض رقم سے ایک مفصل وجاندار مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں سانحہ شگر کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہاں راقم الحروف نے مختصراً اپنے الفاظ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ ہمارے ممدوح حضرت میر نجم الدین ثاقبؒ نے اپنے دیوان میں ردیف میم کے تحت ایک دلدوز مرثیہ لکھا ہے۔ جس میں سانحہ شگر میں راجہ کے ہاتھوں اپنے والد بزرگوار اور چچا صاحبان کی مظلومانہ شہادت کا ذکر ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

آنچہ باجدم بکرد شاہ اعظم در شگر
ہندرا نا کردہ نادر شاہ اندر قتل عام
نیم تن را زیر خاک کردہ شہید کرد معصومین
زائران را یادگار است تا قیام یوم القیام
یک وہم فانی نمیدارد زاندوہ وستم
روز من دارد سیاہ زیں گنبد زنگار فام
زانحت داستان بے قراری ہائے من
زیر تاک آید بجنبش استخوان ہائی امام

نوٹ: زاد الجنان نامی کتاب جو آپ کی طرف منسوب کی جاتی ہے دراصل ملک الشعراء سلطان علی بلغاریؒ کی تصنیف ہے۔ جسے بجا طور پر ان کا جاودانی کارنامہ کہا جاسکتا ہے۔

روزنامہ اوصاف اسلام آباد

DAILY AUSAF ISLAMABAD

روزنامہ اوصاف اسلام آباد

DAILY AUSAF ISLAMABAD

پریس کونسل کے لئے پہلا مقدمہ

[illegible]



[illegible]

بقیہ نمبر

[illegible]

[illegible]

ظفر حسین نقوی

انبیائے کرام اور قرآن پاک کی توہین کے مرتکب ملزم کی گرفتاری کیلئے چھاپا ناکام

کراچی (اسٹاف رپورٹر) محمود آباد پولیس نے سید مسعود [illegible] کی کتاب میں انبیائے کرام اور قرآن کریم کی توہین کے مرتکب

بقیہ صفحہ 7 کالم 5 پر

بقیہ چھاپا ناکام

ملزم مذکور حسین کی گرفتاری کیلئے محمود آباد میں واقع جامع اسلامیہ صوفیہ پر چھاپہ مارا تاہم ملزم کی گرفتاری عمل میں نہیں آ سکی [illegible] پولیس نے جامع اسلامیہ صوفیہ سے [illegible] کتابیں اپنی تحویل میں لے لیں جن کی اشاعت پر حکومت نے پابندی عائد کر رکھی ہے۔

روزنامہ امت کراچی

Daily UMMAT Karachi

☆سندھ حکومت کا نوٹیفکیشن☆

GOVERNMENT OF SINDH
HOME DEPARTMENT

Karachi, dated [illegible].

NOTIFICATION

NO.XIII(1)SAM/2002 :- WHEREAS, The Government of Sindh is satisfied that the booklet titled "Seera-e-Masoomeen" compiled by Shaikh Sikandar Hussain contains a matter which is deliberately and maliciously intended to outrage the religious feelings of particular class and likely to heart the sentiments of muslims.

AND WHEREAS, the above mentioned book is liable to forefeiture for containing objectionable material u/s.99-A Cr.P.C. 1898.

Now THEREFORE, In exercise of the powers conferred by Section-99-A of the Code of Criminal Procedure 1898, the Government of Sindh is pleased to impose ban upon further circulation of the above said book in the Province of Sindh and declare that all copies of the same if found in circulation, be forefeited for Government of Sindh with immediate effect.

SECRETARY TO GOVERNMENT OF SINDH
HOME DEPARTMENT

NO.XIII(1)SAM/2002 : Karachi, dated 30-8-2002.

A copy is forwarded for information and necessary action to :-

1. The Secretary to Government of Pakistan, Ministry of Interior, Islamabad, w/r. to his letter No.4/10/2002-Poll.I(2), dated 24.7.2002.
2. The Secretary, Home Department, Govt. of Punjab/NWFP/Baluchistan, Lahore/Peshawar/Quetta.
3. The Secretary to Govt. of Sindh, Information Department, Karachi.
4. The Inspector General of Police Sindh, Karachi. A copy of M/o. Interior letter No.4/10/2002-Poll.I(2), dated 24.7. is attached herewith for taking necessary action against the individuals under the relevant laws.

Sd/-
SECTION OFFICER(JUDICIAL-I)
HOME DEPARTMENT

(نوٹیفکیشن میں اسلامی نظریاتی کونسل کے فیصلے کے نتیجے میں سندھ گورنمنٹ نے پیش رفت کرتے ہوئے کتاب "سیرۂ معصومین" کو ضبط کرنے، آئندہ اشاعت پر پابندی لگانے اور تمام مصنفین (شیخ بمعہ شاگردوں) کے خلاف سخت کاروائی کرنے کا حکم دیا ہے)